طالبان کی فتوحات...
مسلمانوں کے لئے خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۸ ربیع الثانی تا ۴ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۱ اگست تا ۳ ستمبر ۹۸ | شمارہ نمبر

ظالم کون! مسلمان یا قادیانی؟

کیا مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت کرسکتا ہے؟

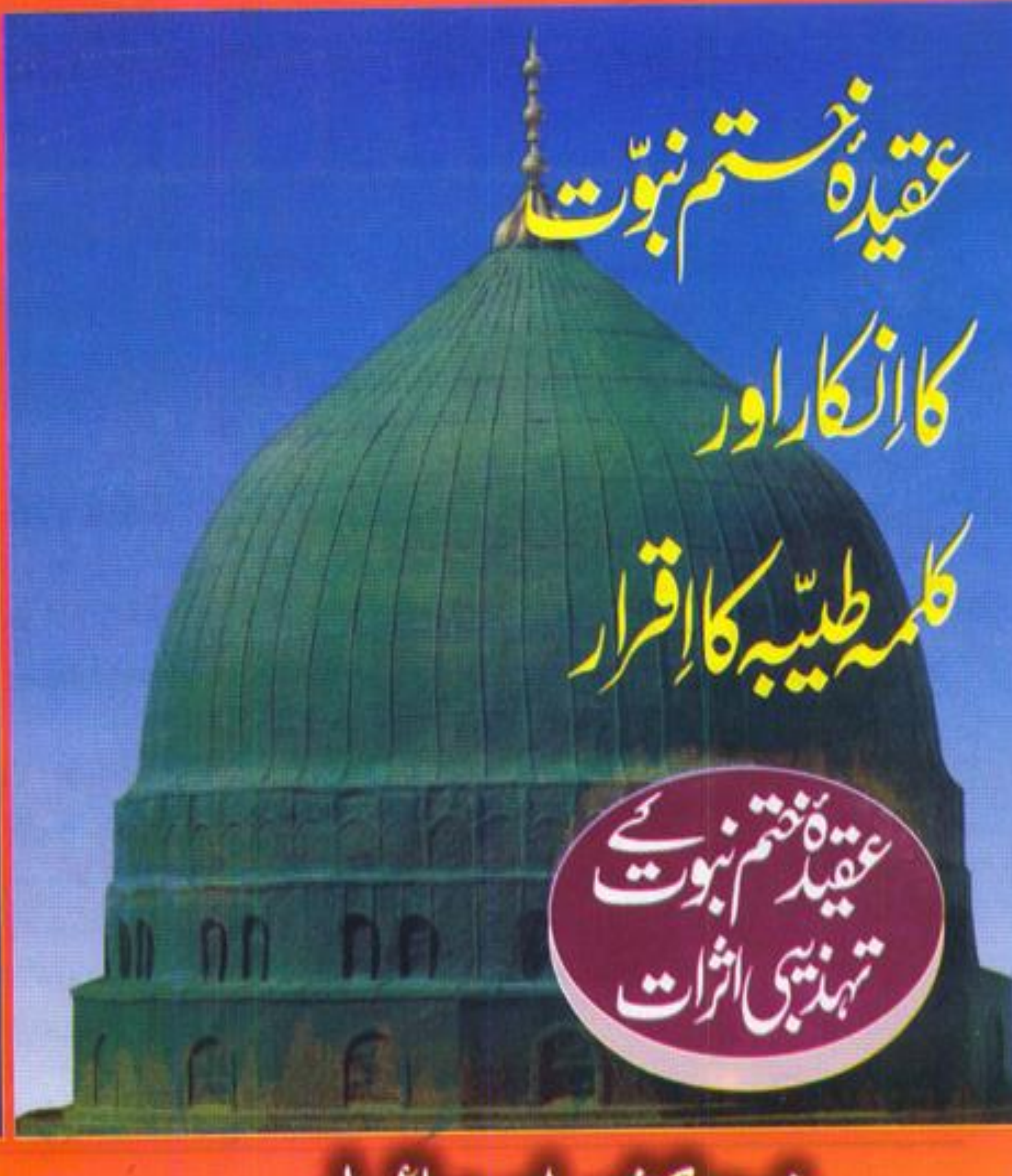

خودکشی اور بائبل

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(اعظم علی، حیدر آباد)

س.... میرے پاس ایک مریض آیا جس کو بخار تھا، میں نے اس کو انجکشن لگایا، اتفاق سے وہ انجکشن اس کو موافق نہ آسکا اور اسے اس انجکشن کا ردعمل ہوگیا، میں نے اس مریض کو پہلے انجکشن کا توڑ لگایا، پہلے انجکشن کی قیمت ۲۰ روپے تھی جبکہ دوسرے انجکشن کی ۱۰۰ روپے آنجناب سے دریافت یہ کرنا ہے کہ اب میں اس مریض سے صرف پہلے انجکشن کی قیمت یعنی ۲۰ روپے لوں یا دونوں انجکشن کی قیمت جو ۱۲۰ روپے بنتی ہے وہ لوں؟

ج..... اگر آپ مستند ڈاکٹر صاحب ہیں اور آپ نے پہلا انجکشن لگانے میں کسی غفلت و کوتاہی کا ارتکاب نہیں کیا، تو آپ کے لئے دونوں کے پیسے وصول کرلینا جائز ہے اور اگر آپ مستند معالج نہیں یا آپ نے غفلت و کوتاہی کا ارتکاب کیا تو دونوں کی رقم آپ کے لئے حلال نہیں۔ (واللہ اعلم)

س.... مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا کیسا ہے؟ نیز نماز جنازہ اور گمشدہ بچوں کا اعلان کرنا کیسا ہے؟

ج..... مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان جائز نہیں، کسی شخص کی فوتیدگی کا اعلان بھی درست نہیں، البتہ نماز جنازہ تیار ہو تو اس کی اطلاع کا اعلان جائز ہے، بچوں کی گمشدگی کا اعلان انسانی جان کی حرمت کے پیش نظر جائز سمجھتا ہوں، دوسرے اہل علم کی رائے معلوم کرلی جائے۔ (واللہ اعلم)

(حاجی غلام عباس، کوئٹہ)

س.... میں تین لاکھ کا قرضدار ہوگیا ہوں، آنجناب کچھ پڑھنے کے لئے بتادیں

ج..... سورہ الشوریٰ (۲۵ واں پارہ) کے دوسرے رکوع کی آخری آیت "اللہ لطیف **بعبادہ**" آخر تک ۸۰ مرتبہ فجر کے بعد پڑھا کریں اور دعا کیا کریں، اگر داڑھی منڈاتے یا کترواتے ہیں تو اس سے توبہ کریں (والسلام)

(شارق نسیم، کراچی)

س.... نماز کے دوران کوئی چیز، جو وضو کے باوجود منہ میں رہ گئی ہو، حلق سے نیچے چلی جائے تو نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

ج..... اگر چنے کی مقدار کے برابر ہو تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر اس سے کم ہو تو فاسد نہیں ہوگی۔

س.... "جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔" (مسلم)

اس حدیث کی کیا تشریح ہے؟

ج..... اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی کسی بات کا معاشرے میں رواج نہیں تھا، ایک شخص نے اس پر عمل کرکے رواج ڈال دیا اس کو اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا، اور اس کو دیکھ کر جن لوگوں نے عمل کیا ان کا بھی اجر ملے گا، اور اگر کسی شخص نے گناہ یا بدعت کے کام کو رواج دیا اس کو اپنے اور دوسروں کے عمل کا گناہ ملے گا۔

س.... میں جس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں اس میں مختلف بدعات ہوتی ہیں؟

آپ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ یہ ساری رسوم بدعات ہیں اور غلط ہیں، اب کیا میں اسی مسجد میں نماز پڑھتا رہوں یا چھوڑ دوں؟

ج..... اہل حق کی مسجد میں نماز پڑھیں۔ (واللہ اعلم)

(حیدر خان، کراچی)

س.... میرے بیٹے کا نام ح خان ہے، کیا یہ نام صحیح ہے؟

ج..... یہ نام صحیح نہیں، اس کی جگہ حارث یا حمزہ نام رکھیں۔ (واللہ اعلم)

(شکیل، کراچی)

س.... کیا تہجد کی نماز کے لئے عشاء کی نماز کے بعد سونا یا اونگھ آنا ضروری ہے؟

ج..... تہجد اصل میں اسی کو کہتے ہیں جو سونے کے بعد پڑھی جائے، لیکن جس کو اٹھنے کا بھروسہ نہ ہو عشاء کے بعد پڑھ لے۔ انشاء اللہ اس کو ثواب مل جائے گا۔

س.... جس طرح قادیانیوں سے ملنا، کھانا پینا منع ہے، کیا اسی طرح آغاخانیوں اور بوہریوں سے بھی منع ہے؟

ج..... ان کا بھی وہی حکم ہے، اتنا فرق ہے کہ قادیانی لوگوں کو مرتد کرتے ہیں، آغا خانی اور بوہری اپنے مذہب کی دعوت نہیں دیتے۔

س.... انجمن سرفروشان اسلام، جس کا بانی گوہر شاہی ہے، کیا ان لوگوں کے عقائد صحیح ہیں؟

ج..... سنا ہے کہ ان کے عقائد صحیح نہیں۔

○

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۸ ربیع الثانی تا ۱۴ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۱ اگست تا ۳ ستمبر ۹۸ | شمارہ ۱۳، ۱۴

بیاد:

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆ مولانا لال حسین اخترؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ مولانا محمد حیاتؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: خواجہ خواجگان حضرت خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

طالبان کی فتوحات ... مسلمانوں کیلئے خوشخبری (اداریہ)	4
عقیدۂ ختم نبوت کا انکار اور کلمہ طیبہ کا اقرار (مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ)	6
عقیدۂ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات (جسٹس میاں محبوب احمد)	9
کیا مسلمان نبی اکرم ﷺ کی توہین برداشت کر سکتا ہے؟ (مولانا محمد خالد)	12
ضلع قصور کی قادیانی جماعت کے امیر نے اہل خانہ سمیت اسلام قبول کر لیا	14
اسلام اور پاکستان کے خلاف منکرین ختم نبوت کا پروپیگنڈہ قابل مذمت ہے (مولانا خواجہ خان محمد)	"
قادیانیت ایک نظر میں ... (مولانا محمد خالد صدیقی)	15
ظالم کون! مسلمان یا قادیانی ... (ملا محمد طاہر رزاق)	19
خودکشی اور بائبل ... (جناب محمد یٰسین عابد)	22
برطانیہ میں عالمی مجلس کی سرگرمیاں ... (نمائندہ خصوصی)	24

زرِ تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۱۵ روپے، سہ ماہی: ۵۱ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

طالبان کی فتوحات............ مسلمانوں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمعۃ المبارک اور ہفتہ ۸ اگست کو دنیا کے مسلمانوں کے کانوں میں جب مزار شریف پر طالبان کی فتوحات کی خبریں گونجیں اور مغربی میڈیا یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ طالبان مزار شریف میں داخل ہو گئے تو تمام مسلمانوں کے سر سجدہ شکر سے خود بخود اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھک گئے' خبروں کے مطابق تمام مزار شریف اور بامزام کا علاقہ طالبان نے فتح کر لیا اور اب اللہ تعالیٰ کا یہ لشکر پنج شیر کی طرف رواں دواں ہے اور انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ کی نصرت سے جلد ہی پنج شیر بھی اسلامی حکومت میں شامل ہو جائے گا۔ اس عظیم فتوحات پر اللہ تعالیٰ کے لشکر کے ساتھ طالبان کا لشکر بھی خراج تحسین کا مستحق ہے اور ہر مسلمان جس کی ادنیٰ درجے کی نصرت و حمایت طالبان کے ساتھ ہے خراج تحسین کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و حمایت جاری رکھے۔ طالبان اس سے قبل ایک دفعہ مزار شریف پر قابض ہو چکے ہیں لیکن اس کے بعد ان کو زبردست نقصان کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جنرل عبدالمالک نے فتوحات کے بعد ان کو دھوکہ دیا اور اس طرح طالبان گھیراؤ میں آ گئے ۴ ہزار سے زائد کو بے دردی کے ساتھ قتل کیا۔ اجتماعی قبریں بنادی گئیں' کئی ہزار طلباء کو روپوش ہونا پڑا بہر حال یہ اتنا عظیم نقصان تھا جس سے اندیشہ تھا کہ طالبان دوسرے حصوں میں بھی بہت زیادہ کمزور ہو جائیں گے لیکن نصرت خداوندی نے ان کی حفاظت کی اور ان کے کسی علاقے پر دشمن کو حملہ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور طلباء نے اپنی قوت مجتمع کی۔ گزشتہ سال مذاکرات کے ذریعے بھی اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی' لیکن شمالی اتحاد کسی معاہدہ پر راضی نہیں ہوئے' طالبان کا موقف تھا کہ قرآن مجید کا حکم ہے کہ (جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑائی شروع کر دیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ اور ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ' پس جو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ تسلیم کر لے تو اس کے مقابلے میں دوسرے فریق سے جنگ کرو جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے مطابق کی طرف نہ آئے) اس آیت کی روشنی میں علماء کرام کا ایک کمیشن تشکیل دیا گیا جو شرعی فیصلہ کرے' شمالی اتحاد نے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جس پر مذاکرات ناکام ہو گئے۔ مجبوراً طالبان کو جنگ کا راستہ اختیار کرنا پڑا' طالبان نے جنگ سے پہلے پھر پیشکش کی کہ وہ شمالی اتحاد کے لوگ طالبان کے ساتھ شامل ہو کر نفاذ شریعت کی تکمیل میں ساتھ دیں۔ شمالی اتحاد جو مختلف نظریات کا حامل ایک اقتدار پسند گروپ ہے جس کو اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں وہ راضی نہیں ہوا اور بالآخر طالبان کو مجبوراً لڑ کر یہ خطہ حاصل کرنا پڑا۔ طالبان کا تعلق علماء حق سے ہے اور یہ لوگ زیادہ تر مدارس دینیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ علماء کرام کی ایک سپریم کونسل ہے جو شرعی فیصلے کرتی ہے' افغانستان کے ۹۰ فیصد علاقے پر قبضہ کے بعد طالبان نے نہ صرف امن قائم کیا بلکہ نفاذ شریعت کا عمل مکمل کیا' جس پر امریکہ اور مغرب نے سخت احتجاج کیا۔ شرعی احکام کے نفاذ کی وجہ سے تمام امدادی جماعتوں نے امدادی کام بند کر دیئے' سعودی عرب تک سے امداد بند کر دی گئی اور اب ان کو مفاد پرست کہہ کر ان کے خلاف لاتعلقی بنائی جاری ہے' ان پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ عرب مجاہدین کو افغانستان سے نکال دیں' اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں' عورتوں پر پردے کی پابندی ختم کر دیں' ٹی وی اور میوزک کا اجرا کریں' سودی نظام جاری کریں' طالبان نے کہا کہ شرعی حکم میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہیں۔ ان دباؤ کے باوجود پاکستان اور دنیا بھر کے علماء کرام کی حمایت طالبان کو حاصل ہے جبکہ مغرب اور امریکہ کے امتیازی سلوک کی یہ حالت ہے کہ اکثر علاقے پر قبضہ ہونے کے باوجود یہ بیان بنایا گیا کہ دارالحکومت پر قبضہ نہیں اس لئے اقوام متحدہ میں نمائندگی نہیں دی جا سکتی اور نہ تسلیم کیا جا سکتا ہے' جب کابل پر قبضہ ہو گیا تو دوسرے بہانے بنائے گئے اور ایک ایسی حکومت کو تسلیم کیا گیا جس کا صدر ملک میں داخل نہیں ہو سکتا' ان کو ۹۰ فیصد دارالحکومت پر قبضہ والی حکومت قابل تسلیم نہیں' اب طالبان پر الزام ہے کہ یہ پاکستان اور امریکہ کے ایجنٹ ہیں' آئی ایس آئی ان کو چلا رہی ہے' اسرائیل سے رابطہ ہے' مقصد صرف ان کو بدنام کرنا ہے' لیکن انشاء اللہ دشمن کے تمام حربے ناکام ہوں گے۔ جلد ہی پورے افغانستان میں شرعی حکومت قائم ہو گی اور باغیوں اور مفسدوں کا قلع قمع ہو گا اس موقع پر دنیا کے تمام مسلمانوں کو عمومی طور پر اور علماء کرام کو خصوصی طور پر طالبان حکومت سے بھرپور اقتصادی' عسکری' مالی اور شرعی تعاون کرنا چاہئے تاکہ اسلامی حکومت کو مستحکم کیا جا سکے کم از کم دعاؤں میں تو ہر مسلمان یاد رکھے تاکہ اس کا حصہ بھی جہاد میں شامل ہو جائے۔

توہین رسالت پر بشپ کانفرنس کا ناقابل فہم احتجاج

گزشتہ دنوں دنیا بھر کے عیسائی پادریوں کی بشپ کانفرنس ہوئی جس میں دو سو سے زائد بشپ اور عیسائی مذہبی رہنما شریک ہوئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے توہین رسالت کے قانون سے دفعہ ۲۹۵ سی کی شق ختم کر دی جائے اور انہوں نے پاکستان میں اقلیتوں کی پامالی کا تذکرہ کرتے ہوئے ان چوروں کی رہائی کا مطالبہ کیا جو کسی کے آلہ کار بن کر حضور اکرم ﷺ کی توہین کا ارتکاب کر چکے تھے اور اس سلسلے میں وہ مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ پاکستان میں توہین رسالت کے قانون ویسے تو ابتداً سے قائم ہیں اور دنیا کی تمام حکومتوں میں یہ قانون موجود ہے کہ ان کے مذہب کے بانی کی توہین پر سزا دی جاتی ہے جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں علماء کرام کا مطالبہ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین پر

سزائے موت کا حکم منظور کیا گیا اور ۲۹۵ سی شق کا اضافہ کیا گیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ تمام اقلیتیں اس قانون کا خیر مقدم کرتیں کیونکہ توہین رسالت کے قانون میں صرف نبی اکرم ﷺ کی توہین پر ہی سزا نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین پر سزا ہے لیکن بد قسمتی سے عیسائیوں کو قادیانیوں نے اپنا آلۂ کار بنا کر غداری پر لگا دیا اور عیسائیوں نے اس قانون کو اپنے خلاف تصور کر لیا' جبکہ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ عیسائی پادریوں کی جانب سے توہین رسالت کے واقعات کہیں زیادہ نظر آئیں گے کیونکہ ان کے یہاں بھی مذہبی پیشواؤں کو برا کہنا درست نہیں' لیکن قادیانیت کی بنیاد ہی انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین ہے۔ خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں تو مرزا غلام احمد قادیانی کا خاص طور پر ہدف تھا اور ایسی ایسی ہفوات بکیں کہ چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان اس کی زبان نکال کر کتوں کے آگے ڈال دیتے لیکن انگریزی حکومت کے تحفظ نے اس کو بچا لیا۔ مرزا قادیانی کے پیروکاروں کا مقصد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور انور ﷺ کی توہین ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ عیسائی مذہبی رہنما اس قانون کی حمایت کرتے اور اپنے پیروکاروں کو حکم دیتے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت قابل احترام ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی شخصیت قابل احترام ہے' کسی کے کہنے میں آکر تم حضور اکرم ﷺ کی توہین کا تصور نہ کرنا اس کے باوجود عیسائیوں نے اس قانون کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کر دیا اس سے زیادہ مذہبی رہنماؤں کی حماقت کا تصور نہیں کیا جا سکتا اس قانون کی منسوخی کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے ملکوں میں قادیانیوں' عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ ان کے آقا محمد رسول ﷺ کی توہین کریں ان کو کچھ سزا نہیں ہو گی بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے باوجود ان کی حفاظت کی جائے گی۔ دنیا کا وہ کونسا بے غیرت شخص ہو گا جو اپنے ماں باپ کی توہین کی اجازت دے دے چہ جائیکہ عیسائی' یہودی اور قادیانی مسلمانوں سے یہ توقع کر رہے ہیں اور ان کے گھروں کے سامنے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کو حضور اکرم ﷺ کی توہین کی اجازت دی جائے افسوس ہے ایسے مطالبہ کرنے والوں پر اور لعنت ہے ایسے مطالبہ سننے والوں پر! حدیث میں تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "تم اپنے والدین کو گالی نہ دو' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں۔ جب تم کسی کے والدین کو گالی دو گے تو اس کے جواب میں وہ شخص اس کے والدین کو گالی دے گا تو یہ اپنے والدین کو گالی دینے کا سبب بنا۔" کیا عیسائی اور یہودی اس بات کے خواہش مند ہیں؟ کہ ہر شخص پیغمبروں کی توہین کرنے کے لئے آزاد ہو تو یہ ان کی بہت بڑی بھول ہے۔ مسلمان اس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دے سکتے اس کی اجازت تو دور کی بات ہے اس کی اجازت مانگنا ہی مسلمانوں کی توہین و تذلیل ہے جس کو مسلمان کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ بشپ کانفرنس کے امام پادری فوری طور پر نہ صرف اس مطالبہ کو واپس لیں بلکہ اس مطالبہ کرنے پر مسلمانوں سے معافی مانگیں اور اپنے پیروکاروں سے کہیں کہ اس مطالبہ کے حق میں احتجاج بند کریں اب تک مسلمانوں نے مروت اور رواداری کا مظاہرہ کیا' اس سے پہلے کہ مسلمان اس مطالبہ کی لعنت سمجھ کر اس کے خلاف میدان عمل میں اتریں ہمارا ایک مشورہ ہے اس موضوع کو بند کر دیا جائے اس کو بحث کا موضوع نہ بنایا جائے تاکہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان موجودہ تعاون کی فضا ختم نہ ہو بصورت دیگر دنیا کے ہر خطہ میں ایک ہی جنگ شروع ہو گی جس میں عیسائیوں کو تباہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا کیونکہ مسلمانوں کے پاس شہادت کا جذبہ ہے' حضور اکرم ﷺ کی عظمت پر جان قربان کرنے کا جذبہ ہے جبکہ عیسائی اس جذبے سے عاری ہیں۔ جنگ اسلحہ سے نہیں ہوتی ہے ورنہ روس' افغانستان کے نہتے مجاہدین کے ہاتھوں شکست اور ہزیمت کا شکار نہ ہوتا عقلمند وہ ہے جو حالات کا اندازہ کرے کبھی ایسا نہ ہو کہ حضور اکرم ﷺ کی عظمت کے تحفظ کا یہ قانون صلیبی جنگ اور عالمی جنگ کا سبب بن جائے' عیسائیوں کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے۔

مولانا محمد ایوب جان بنوری کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچویں امیر' تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے قائد حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے برادر نسبتی اور پھوپھی زاد بھائی حضرت اقدس مولانا محمد ایوب جان بنوری بروز بدھ ۱۲/اگست کو صبح چھ بجے انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری ۱۹۱۲ء میں پشاور میں پیدا ہوئے' یہ خاندان حضرت آدم بنوری کے علوم و تقویٰ کا وارث خاندان تھا اس لئے اپنے ماموں حضرت مولانا محمد انی صاحب سے علوم نبویہ ﷺ کی تعلیم شروع کی بعد ازاں دارالعلوم دیوبند تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی' حضرت مولانا انور شاہ کشمیری' حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی' حضرت مولانا میاں اصغر حسین رحمہم اللہ اور دیگر بڑے بڑے علماء کرام سے درس نظامی اور کتب حدیث شریف کی تکمیل کر کے دستار فضیلت حاصل کی۔ اس دوران ان علماء کرام کی قیادت میں تحریک آزادی میں حصہ لیا' پشاور میں حضرت مولانا ایوب جان بنوری کا گھر تحریک آزادی کا مرکز تھا' جمعیت علماء ہند کے تمام اجلاس وہاں منعقد ہوتے' قیام پاکستان کے بعد جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی' پشاور میں ایک بہت بڑا دارالعلوم سرحد کے نام سے قائم کیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہم اللہ کی معیت میں صوبہ سرحد کے امیر کی حیثیت سے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ جہاد افغانستان میں آپ کا نام تاریخی کردار میں ہے۔ گزشتہ پچاس سال سے زائد درس بخاری شریف سے ہزاروں علماء کرام فیضیاب ہو رہے تھے' حضرت مولانا کی رحلت آج کا ایک عظیم سانحہ ہے اور تمام علماء کرام کے لئے ناقابل تلافی نقصان۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت آپ کی وفات پر غمزدہ ہیں اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور جناب خالد بنوری اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

عقیدۂ ختم نبوت کا انکار اور کلمہ طیبہ کا اقرار

امیر الہند حضرت
مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ

الحمدللہ رب العالمین' والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین' اما بعد!

حاضرین گرامی مرتبت' حضرات علماء کرام اور سامعین عظام!

دہلی کے باغیرت اور باحمیت مسلمان قابل مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی توجہ اور دینی فکر مندی کی بدولت آج دوسری عظیم الشان "تحفظ ختم نبوت کانفرنس" کا انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ اس عظیم دینی کانفرنس کی صدارت کے گرانقدر اعزاز سے مجھے نواز کر آپ حضرات نے جس محبت و خلوص کا ثبوت دیا ہے اس پر میں تہ دل سے مشکور ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمارا یہ دینی اجتماع اپنے مسلمان بھائیوں میں صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت اور غلط اور باطل قسم کے نظریات سے حفاظت کا ذریعہ بنے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ' اللہ رب العزت اسے ہر اعتبار سے قبول فرمائے۔ (آمین)

حضرات گرامی! آج مجھے مختصر وقت میں کانفرنس کے اصل موضوع سے متعلق کچھ بنیادی اور اصولی باتیں عرض کرنی ہیں جن کا لحاظ کرنے سے قادیانیوں کے بے سروپا شبہات و تلبیسات کا باسانی ازالہ ہوسکتا ہے۔

مذہب اسلام کے حدود و شرائط:

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ دنیا میں ہر جماعت اور اہل مذہب کو یہ فطری حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جماعت کے حدود و شرائط خود متعین کریں۔ کسی دوسرے کو اس میں خواہ مخواہ دخل اندازی کا حق نہیں ہوتا۔ اسلام نے بھی اسی فطری حق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے حدود خود متعین کئے ہیں اور اعلان کیا ہے کہ جو ان حدود کا پابند رہے گا وہ تو مسلمان کہلائے گا اور جو ان شرائط کا خیال نہیں رکھے گا وہ مسلمان نہیں کہلایا جاسکتا۔ ان حدود و شرائط کا خلاصہ قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا گیا:

مفہوم: "اے ایمان والو یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے اور جو یقین نہ رکھے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر وہ بہک کر بہت دور جاپڑا۔" (حضرت شیخ الہندؒ)

یعنی ایمان کے لئے ضروری ہے کہ "تمام ضروریات دین" کو دل سے تسلیم کیا جائے اور کتاب و سنت سے ثابت شدہ متواتر اور قطعی احکامات کا یقین رکھا جائے۔ اگر ان میں سے کسی ایک قطعی عقیدہ پر بھی ایمان نہ رہے۔ تو پھر آدمی مومن نہیں رہ سکتا۔ دسویں صدی کے مشہور عالم (جنہیں خود قادیانی بھی مجدد تسلیم کرتے ہیں) ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

"جاننا چاہئے کہ اہل قبلہ (مسلمان) وہ لوگ ہیں جو دین کے ضروری عقائد سے متفق ہوں۔ مثلاً" دنیا کا حادث ہونا اور میدان محشر میں دوبارہ اجساد کا جمع کیا جانا' اور اللہ تعالیٰ کا علم تمام جزئیات و کلیات کو محیط ہونا اور ان کے مشابہ دین کے اہم مسائل۔"

محض کلمہ پڑھنا کافی نہیں:

سامعین گرامی قدر! اس وضاحت سے صاف معلوم ہوگیا کہ مسلمان ہونے کے لئے محض "کلمہ طیبہ" زبان سے پڑھنا کافی نہیں ہے' بلکہ تمام ایمانیات پر یقین رکھنا لازم ہے۔ آج قادیانی جماعت کے لوگ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے زبانی طور پر کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ اپنی دکانوں' اپنی نشست گاہوں وغیرہ پر کلمہ کے اسٹیکر لگاکر اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور علماء کا شکوہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "دیکھئے کلمہ پڑھنے کے باوجود ہمیں دائرہ اسلام سے خارج کہا جارہا ہے۔" اس لئے یہ بات ہر مسلمان کو معلوم ہوجانی چاہئے کہ آدمی کا کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لینا اس وقت تک مفید نہیں ہوسکتا جب تک کہ کلمہ کے تقاضوں کو قبول نہ کرے اور ان تقاضوں میں ایک اہم ترین تقاضہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بلا کسی تاویل و توجیہ کے قبول کی جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کو تسلیم کئے بغیر کلمہ پڑھنا بے سود ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت جزو ایمان ہے:

سامعین عالی مقام! خود پیغمبر آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے عقیدۂ ختم نبوت کا جزو ایمان اور ضروری ہونا ہے جو آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے ضمن میں ارشاد فرمایا۔ واقعہ یہ تھا کہ حضرت زیدؓ کو کچھ شرارت پسندوں نے اغواء کرکے مکہ میں لاکر بیچ دیا تھا۔ شدہ شدہ

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آگئے۔ کسی طرح حضرت زید کے قبیلہ والوں کو خبر ہوئی کہ زید مکہ میں ہیں تو وہ آپ کو لینے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور درخواست کی کہ آپ جتنی دیت چاہیں لے لیں، مگر ہمارے لڑکے زید کو ہمارے حوالے کردیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ شہادت دو کہ میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء اور رسولوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں، پھر میں زید کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔ (یہ آپ کی بعثت کے بعد کا واقعہ ہے اس سے قبل آپ کے دادا اور چچا آپ کو لینے کے لئے آئے تھے)۔" (مستدرک حاکم ۳، ر۲۱۴)

دیکھئے کس وضاحت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت کو کلمئہ شہادت میں شامل فرمایا ہے اس لئے یہ عقیدہ ایسا نہیں ہے کہ اسے یوں ہی نظر انداز کردیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت کے بعد قادیانیوں کی ان ساری کوششوں کا قلع قمع ہوجاتا ہے جو وہ اس عظیم عقیدہ کی اہمیت گھٹانے کے لئے عموماً" سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔

علامہ اقبالؒ مرحوم کا تجزیہ:

حضرات گرامی! یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مشہور مفکر اور دانشور علامہ محمد اقبال مرحوم کا ایک وقیع تجزیہ پیش کروں، جس سے مسئلہ کی نوعیت اور اہمیت پوری طرح واضح ہوجاتی ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں:

"اسلام لازماً" ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں، یعنی وحدت، الوہیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً" برہمو سماج خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں، لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکتا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحا" جھٹلایا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہے اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریمؐ کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں، ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا رہے تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکے۔" (حرف اقبال ص ۱۳۶، ۱۳۷ بحوالہ قادیانیت ص ۱۵۴، ۱۵۵)

قادیانیوں کی تکفیر کیوں:

حاضرین گرامی! اس تفصیل سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ لوگوں کو کافر بناتے رہیں، کوئی بھی جماعت اپنی عددی طاقت کو کم کرنا نہیں چاہتی۔ ہماری ذمہ داری صرف حفاظت دین کی ہے، نیز ہم اس پر نگاہ رکھیں کہ اصلی کا لیبل لگا کر جعلی سامان کو تو فروخت نہیں کیا جارہا ہے؟ اگر کہیں ایسا ہوتا ہے تو ہر مسلمان بالخصوص علماء کا یہ دینی فرض ہے کہ وہ واضح لفظوں میں اعلان کردیں کہ فلاں چیز اصلی ہے اور فلاں چیز نقلی ہے۔ اسی بات کو سامنے رکھ کر آج ساری امت اس بات پر متفق ہے کہ قادیانی جماعت جو عقیدۂ ختم نبوت کی منکر ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی قائل ہے وہ دائرہ اسلام سے بالکلیہ خارج ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے کفر پر امت میں جیسا اتفاق ہے اس کی مثال شاذ و نادر ہی ملتی ہے۔

علمائے اسلام کے بعض فتاویٰ:

حضرات سامعین! مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک ہر زمانہ میں اور ہر طبقہ کے علماء و مفتیان نے قادیانیوں کے کفر سے متعلق فتوے دیئے ہیں مثلاً":

مناظر اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے فرمایا "مرزا غلام احمد قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" امام ربانی قطب عالم مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمایا "مرزا قادیانی کافر دجال اور شیطان ہے۔"

اکابر علمائے دیوبند شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندیؒ، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ صدر جمعیت علمائے ہند وغیرہ حضرات نے ایک متفقہ فتویٰ پر دستخط کئے جس کا پہلا جزو یہ تھا کہ "مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً" داخل ہیں۔"

جمعیت علمائے ہند نے ۱۹۵۶ء میں ایک فتویٰ جاری کیا جس میں کہا گیا "قادیانی جماعت مع اپنے بانی اور تمام ان پارٹیوں کے جو مرزا صاحب پر اعتقاد رکھتی ہے اسلام سے خارج ہے اور مرتد کے حکم میں ہیں' نہ ان سے رشتہ مناکحت جائز ہے نہ رشتہ موانست و مودت' نہ انہیں مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا جائز ہے' نہ ان سے وہ معاملات و تعلقات رکھنے جائز ہیں جو مسلمانوں سے رکھے جاسکتے ہیں۔"

اس فتویٰ پر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حضرت حسین احمد مدنیؒ' حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ' مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی' محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن وغیرہم علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اسی طرح کے فتاویٰ مظاہر العلوم اور ندوۃ العلماء لکھنؤ سے جاری کئے گئے۔

مشہور اہلحدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فتویٰ دیا "مرزا صاحب اور ان کی جماعت چونکہ عقائد باطلہ کی حامل ہے اور اصول اسلام سے منحرف ہے' اس لئے وہ کافر ہے' اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

مشہور بریلوی عالم مولانا احمد رضا خان نے فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ "علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے کے بارے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے' اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کریں۔"

علاوہ ازیں عالم اسلام کے ممتاز مفتیان اور دینی اداروں کی طرف سے بھی قادیانیوں کی تکفیر کے فتاویٰ اور فیصلے جاری کئے گئے۔ جامعہ ازہر نے ۱۹۳۹ء میں تحقیقات کے بعد قادیانیوں کے کفر و ارتداد کا اعلان کیا اور حکم جاری کردیا کہ آئندہ کسی قادیانی کو جامعہ ازہر میں داخلہ نہ دیا جائے۔

۱۹۷۴ء میں ایک سو چار مسلم ملکوں کی نمائندہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے بھی ایک طویل تجویز منظور کرکے قادیانیوں کے کفر و ارتداد اور ان کی سیاسی و سماجی تخریب کاریوں کو واشگاف کیا۔

اسی طرح سعودی عرب کے سب سے اعلیٰ اختیاری فقہی ادارے **المجمع الفقہی** نے فیصلہ کرتے ہوئے یہ دو ٹوک الفاظ لکھے:

"عقیدۂ قادیانیت جو احمدیت کے نام سے بھی موسوم ہے' اسلام سے مکمل خارج ہے' اس کے پیروکار کافر اور مرتد ہیں' اگرچہ یہ لوگ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور فقہی کمیٹی یہ اعلان کرتی ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ خواہ وہ حکمران ہوں یا علمائے مصنفین' خطیب ہوں یا داعی' فرض ہے کہ اس گمراہ ٹولے کا سختی سے مقابلہ کریں اور دنیا میں جہاں کہیں اس باطل ٹولے کا وجود نظر آئے اس کا قلع قمع کرنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔"

الغرض قادیانیوں کی تکفیر پر اس وقت امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس کا تعلق صرف پاکستان ہی سے نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر خطہ میں رہنے والے مسلمان قادیانیوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلامی شعائر استعمال کرنے سے باز آجائیں۔

حضرات گرامی! قادیانیوں کا یہ پروپیگنڈہ قطعاً" جھوٹ اور فریب ہے کہ ہندوستان میں ان کا تعاقب پاکستان کی شہ پر کیا جارہا ہے' ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہمارے دینی عقائد کا تعلق خاص علاقے یا ملک سے نہیں ہے اور نہ ہمیں اس سلسلہ میں کسی دوسرے ملک کی سیاست سے کوئی سروکار ہے' ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ اسلامی حدود و شرائط پر پورے نہیں اترتے' وہ اسلام کے نام کا استعمال کرنا بند کردیں' اگر آج بھی قادیانی اپنے کفر کو غیر مسلم کہنے لگیں تو ہمیں ان کے تعاقب یا تعرض کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی:

حضرات گرامی! جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت اور مسیح موعود ہونے کے بڑے بلند بانگ دعوے کئے ہیں **مثلاً**:"

❑ "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔" (اربعین ۱۷' ص ۴۲۶)

❑ "وہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلا روحانی خزائن ص ۱۸/۲۳۱)

❑ "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ در روحانی خزائن ۱۸/۲۱۱)

❑ "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔" (**حقیقۃ الوحی** در خزائن ۲۲/۴۰۶)

❑ "انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے من **بعرفاں** نہ کمترم زکسے۔" (نزول **المسیح** خزائن ۱۸/۴۷۷)

ترجمہ: "اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں' لیکن علم و عرفان میں' میں کسی سے کم نہیں ہوں۔ سامعین گرامی! اسی طرح کے دعاوی سے مرزا غلام احمد کی تحریرات بھری پڑی ہیں' جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے' میں صرف اس جانب توجہ دلانا چاہوں گا کہ کسی بھی دینی منصب پر فائز ہونے والے کے لئے کم از کم صفات کا حامل ہونا ضروری ہے' اور اس طرح کے کسی منصب پر فائز ہونے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے سب سے پہلے کس طرح کا ثبوت پیش کرنا ضروری ہے۔ ●●

عقیدۂ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات

جسٹس میاں محبوب احمد (چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

مجھے اک محسن انسانیت کا ذکر کرنا ہے
مجھے رنگ عقیدت فکر کے خاکے میں بھرنا ہے

جناب صدر! اراکان عدلیہ و معزز خواتین و حضرات! میں اپنی گزارشات "عقیدۂ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات" کے حوالے سے کروں گا۔

مجھ سے پہلے اس محفل عقیدت و محبت میں جناب شیخ آفتاب حسین صاحب سابق چیف جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ اور فرزند عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب سابق جج عدالت عظمیٰ پاکستان کے فاضلانہ خطاب آپ سماعت فرما چکے ہیں۔ دنیائے قانون ان دونوں حضرات کی بلند علمی سے بخوبی آشنا ہے' ان کے خطاب کے بعد نہ زبان کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ جسارت۔ لیکن یہ محفل رنگ و نور اور عشق و مستی کی محفل ہے' جہاں صرف جرات رندانہ ہی کام آتی ہے' اس لئے اس محفل میں ہمارے آقا کی مدح میں پیش کئے گئے معمولی الفاظ بھی اس بارگاہ میں نظر گزارے جاتے ہیں۔ اس لئے اپنی کم مائیگی کے باوجود مجھے چند الفاظ عرض کرنے کی جرات ہوئی۔ میں علم و حکمت کے موتی تو رول نہیں سکتا' لیکن اپنے آقا کے حضور ایک قطرہ اشک کا تحفہ تو پیش کر سکتا ہوں' یہی قطرۂ اشک عمروں کا حاصل ہے اور زندگیوں کی قیمت' اس لئے کہ یہ مقام ادب ہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

دنیا کا یہ طریقہ ہے کہ لوگ جمع ہوتے ہیں بزم بپا کرتے ہیں اور محفلیں سجاتے ہیں' انہی محفلوں سے معاشرے کی تزئین ہے اور انہی محفلوں سے دنیا کی رونق ہے' لیکن جو محفل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا کے لئے منعقد کی جائے اور جو بزم آپ کے ذکر گرامی کے لئے بپا کی جائے' اس کی سعادت کا کیا کہنا' ایسی محفل میں حصہ لینا قلب و نظر کی عبادت اور ذہن و فکر کی سعادت ہے' یہ محفلیں وہ ہیں جہاں رحمتیں تیز بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں اور برکتیں موج در موج ہجوم کرتی ہیں۔ جس طرح وہ نام نامی اس کائنات کے لئے فضل و عنایت کا سبب ہے' اسی طرح اس کا ذکر دل کی کائنات کے لئے سکون و نجات کا وسیلہ اور ایمان کے لئے حیات کا ضامن ہے۔

جب تجھے یاد کرلیا صبح مہک مہک اٹھی
جب ترا غم جگالیا شام مچل مچل گئی

ایمان ایک خیرات ہے جو بارگہ مصطفوی ﷺ سے اپنے درویشوں کو عطا کی جاتی ہے اور دنیا میں توفیق اور آخرت میں فضل و انعام ہے' جو محبت کرنے والے دلوں اور آپ ﷺ کی محبت میں گریہ کرنے والی نگاہوں کو عطا کیا جاتا ہے' میرے لئے یہ بڑا اعزاز اور ایک عظیم سعادت ہے کہ آپ نے اس محفل پاک میں مجھے بھی شامل کیا اور اس طرح موقع عنایت کیا کہ ایک غلام اس پاکیزہ مجلس میں اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنی نسبت کا اظہار کر سکے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مدح رسالت کے باب میں فرمایا ہے کہ "ہم اپنے کلام سے آپ کے مرتبے کی بلندی کو بیان نہیں کرتے بلکہ آپ کی عظمت کے ذکر سے اپنے کلام کو بلند کرتے ہیں۔"

علم الٰہیہ میں جتنی شانیں ہیں' وہ سب کی سب آپ کی ذات سے وابستہ ہیں اور ارادہ الٰہیہ میں جتنے امکانات ہیں وہ تمام کے تمام حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیات کے تابع ہیں۔ اس لئے اکابر صوفیاء نے جگہ جگہ فرمایا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف ان اسماء سے کرتے ہیں جو آپ کے رب کے علم میں ہیں' وہ چیز جو ازل سے آپ کے لئے سنبھال کر رکھی گئی' عظمت کا وہ تاج جو آپ کے لئے مخصوص کیا گیا اور عزت و شرف کی وہ خلعت جو آپ کے جسد اطہار کے لئے تیار کی گئی وہ کیا تھی؟ وہ خاتم النبیین کا تاج تھا وہ تکمیل سلسلہ نبوت کی قبا تھی' وہ کمال رسالت کی عطا تھی جس کے شرف کا نور آج تک تمام امتیوں کے چہروں کو منور اور دلوں کو معطر کر رہا ہے' اس عزت و شرف کا ایک پہلو ایمانیات کے عالم ملکوت سے متعلق ہے اور اس کا دوسرا پہلو تاریخ انسانیت کے سفر سے متعلق ہے جو تمدنوں کو جلال عطا کرتا ہے اور تہذیبوں کو جمال بخشتا ہے۔

آیئے میں آپ کو ایک لمحے کے لئے اس سرزمین نبوت و رسالت کی طرف لے چلوں' جو بابل نینوا سے طور سینا کی چوٹیوں تک پھیلی ہوئی ہے۔

فرات فاصلہ و دجلہ دعا سے ادھر
کوئی پکارتا ہے دشت نینوا سے ادھر

ذرا غور سے سنئے کہ ان صحراؤں میں دجلہ و فرات کی وادیوں میں ارض فلسطین کی گھاٹیوں میں فاران کی چوٹیوں اور سینا کی وادیوں میں کیا

کیا' صدائیں گونجی ہیں؟ کہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لوگوں کو خدا کے قانون کی طرف بلایا ہے' کہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو راہ عشق و مستی کی طرف پکارا ہے اور کہیں بطحا کی وادیوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معرفت کی طرف دعوت دی ہے' پوری سرزمین اور اس کی کہکشاں صفت تاریخ کا غور سے مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدائے علیم و خبیر کی مشیت سے یہ پوری کی پوری تاریخ ایک تکمیل کی طرف بڑھ رہی ہے' قدم بہ قدم ایک منزل کی طرف جاری ہے' موج در موج ایک ساحل کی طرف رخ کر رہی ہے' رسالت ابراہیمی کا سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اپنے ساتھ ایمان اور یقین کی روشنی لاتا ہے' یہ دلوں کے افق پر نور ایمان کے طلوع کا منظر ہے' ایمان عمل کو واجب کرتا ہے لہٰذا اس کے بعد کی عظیم رسالت' رسالت موسوی ہے یہ عمل کی' اطاعت اور عبودیت کی منزل ہے' اس میں عبد اور معبود کا رشتہ قانون کا رشتہ ہے' خوف اور خشیت کا رشتہ ہے' اسی لئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قانون عطا کیا گیا' اور ان کی قوم کو اس کی اطاعت پر مجبور کیا گیا' کبھی انہیں مصر کی وادیوں میں پکارا گیا' کبھی نیل کے پانیوں پر صدا دی گئی' کبھی ارض فلسطین میں ان سے اطاعت طلب کی گئی' اطاعت اور عبودیت' قانون کا جلال اور عبادت کا نظام رسالت موسوی کی خاص شان ہے' جس کا بیان تفصیل سے قرآن مجید میں آتا ہے۔

زمانہ جب ایک اور کروٹ لیتا ہے تو ہمارے سامنے رسالت عیسوی کے معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی بچھڑی ہوئی بھیڑوں کو اب محبت کے راستے کی طرف طلب کیا جاتا ہے' انہیں محبت اور قربانی و وارفتگی اور مستی کی کائنات کی طرف بلایا جاتا ہے' اب قانون کا جلال محبت کے جمال میں بدل چکا ہے' یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام ہے' یہ اپنے رب سے عشق کرنے اور اپنے ہمسائے سے محبت کرنے کا پیغام ہے' یہاں تک پہنچ کر انسانیت ایک قدم اور آگے بڑھ چکی ہے' اب اس سے آگے اسلام کی منزل آتی ہے۔

کائنات کے تمام تمدن اور دنیا کی تمام تہذیبیں' دم بخود کس کے انتظار میں ہیں؟ اب ایک سورج کو طلوع ہونا ہے' اب ایک نور کو ظاہر ہونا ہے' جس کی روشنی میں تمام حقائق فاش ہو جائیں گے' یہ نور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے' اسلام اپنی اصل میں علم و معرفت ہے اس لئے اس میں "کتاب" کو اس قدر احتیاط کے ساتھ محفوظ رکھا گیا ہے' اسلام کی آمد کے ساتھ انسانیت منزل معرفت پر پہنچتی ہے اور معرفت کے بعد کوئی درجہ نہیں ہے۔ علم کے اندر ایمان بھی ہے' اطاعت بھی ہے' محبت بھی ہے' خوف بھی۔ یہ ہر چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنے کا نام ہے' یہ چیزوں کو تکمیل دینے کا نام ہے' یہ تاریخ نبوت کی آخری منزل اور تدبر الٰہیہ کا فطری تقاضہ ہے' ختم نبوت پر ہر مسلمان کا عقیدہ تو ہے ہی کیونکہ اس کے بغیر تکمیل ایمان نہیں' لیکن اس عقیدے کے ساتھ ساتھ یہ کائناتی قانون کی اصل حقیقت بھی ہے' جب اشیاء نے اپنی حقیقت ظاہر کر دی' جب قلب و ذہن علم سے روشن ہو گئے' جب حجاب اٹھا دیئے گئے اور راز ظاہر کر دیئے گئے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے بعد اور کونسی منزل آئے گی؟ اس کے بعد اب کس نبوت کی ضرورت ہوگی؟ اس کے بعد اب رسالت کونسا پیغام دے گی؟ دائرہ مکمل ہونے کے بعد اب کونسی لکیر کھینچی جائے گی۔

تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا ہزاروں کا سہی
اب جو تاحشر کا فردا ہے وہ تنہا تیرا

کتاب اللہ کی کامل اور غیر متغیر موجودگی میں اس آفتاب کے سامنے اب کوئی اور چراغ کیوں جلایا جائے گا۔

ختم نبوت تاریخ کے سفر کا لازمی نتیجہ اور اس کی آخری منزل ہے' لیکن اب آپ غور کریں کہ اس عقیدے سے امت مسلمہ پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں' اسلام میں جتنی باتیں ہیں ایمان کی طرف دعوت ہے' عمل کی ہدایت ہے' اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے' یہ سب کچھ دیگر مذاہب کے ساتھ مشترک ہے' چاہے ان مذاہب کے صحائف متروک ہو گئے ہیں' چاہے قدیم امتوں نے اپنی کتابوں میں تحریف کر دی ہو' لیکن یہ تاریخ نبوت کا مشترک ورثہ ہے' تاریخ نبوت کے اسی مشترک ورثے سے قانون پیدا ہوتا ہے جو پوری انسانیت کے لئے حجت ہے' ایک چیز اسلام کا امتیاز ہے' ایک ایسا امتیاز جو دنیا کی کسی اور تہذیب کو دنیا کے کسی اور مذہب کو حاصل نہیں ہے' یہ امتیاز ختم نبوت کا دعویٰ ہے' یہ تکمیل رسالت کا اعلان ہے یہ دعویٰ دنیا کے کسی اور مذہب نے نہیں کیا۔

کوئی ایسی ذات ہمہ صفت؟ کوئی ایسا نور ہمہ جہت؟
کوئی مصطفیٰ' کوئی مجتبیٰ' نہیں ان کے بعد کوئی نہیں
بجز ان کے رحمت ہر زماں' کوئی اور ہو تو بتایئے
نہیں ان سے پہلے کوئی نہ تھا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں
یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے گناہ گاروں کا آسرا
تو رواں رواں یہ پکار اٹھا' نہیں ان کے بعد کوئی نہیں
کوئی ان کے بعد نبی ہوا؟ نہیں ان کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

ہر نبی نے اپنے سے پہلے آنے والوں کی تصدیق کی' اور اپنے بعد آنے والے کی خبر دی' پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے آنے والوں کی تصدیق کی' اور دنیا کی تاریخ میں پہلی بار یہ اعلان کیا کہ ان کی رسالت کامل کے بعد باب نبوت بند ہو گیا ہے'

آپ کے ارشادات گرامی کو امام بخاریؒ نے یوں نقل کیا:

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے لوگ اس عمارت کے اردگرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے مگر ساتھ یہ بھی کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

مسلم' ترمذی اور ابن ماجہ میں ایک حدیث یوں بیان کی ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی:

(۱) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا' یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحرِ بے پیدا کنار'

(۲) رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی'

(۳) میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا'

(۴) میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنادیا گیا اور اس سے تیمم کی اجازت دی گئی'

(۵) مجھے تمام مخلوق کے لئے رسول بنایا گیا'

(۶) میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔"

حضرت انسؓ ابن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا رسول بعدی ولا نبی بعدی" رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کے بعد انسانیت کے جن مسائل سے بھی سابقہ پڑے گا۔ اسلام اس کے حل کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

ختم نبوت کا اعلان اس بات کا اعلان ہے کہ یہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام مسائل کے حل کا ذمہ لیتی ہے' اس صورت حال میں کسی مسلمان کا دنیا کے یا خود اپنے مسائل کے حل کے لئے کسی الحادی نظام کی طرف دیکھنا ختم نبوت کے عقیدے میں کمزوری کا اظہار ہے۔

عالم اسلام کے مشہور مفسر علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت متواترہ میں بتایا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ ساری دنیا جان لے کہ جو شخص بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے' دجال ہے' گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔"

علامہ سید محمود آلوسیؒ روح المعانی میں لکھتے ہیں:

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی تصریح قرآن و سنت نے کی ہے' جس پر امت کا اجماع ہے' پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہوجائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس دعویٰ پر مصر رہا تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

علامہ ابن حیانؒ اندلسی اپنی تفسیر بحر محیط میں رقم طراز ہیں:

"جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا' اور اسے اب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے یا جس کا عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے' وہ زندیق ہے۔"

یہ موقع تفصیل میں جانے کا نہیں ہے' اس لئے صرف اشاروں پر اکتفا کرتا ہوں کہ اسلام دنیا میں جہاں جہاں گیا وہاں اس نے اس تمدن کے سب سے بنیادی مسئلے کا حل پیش کیا' یونانیوں میں گیا' تو ان کا مسئلہ یہ تھا کہ وجود کے کہتے ہیں؟ افلاطون و ارسطو سے فلاطونیس تک ہر ایک کا سوال یہ ہے کہ وجود کیا ہے؟ اسلام نے اپنے علم کلام میں اس مسئلے کو حل کردیا' ہندوستان آیا تو یہاں کا مسئلہ یہ تھا کہ آتما اور مایا کا اصل تعلق کیا ہے؟ ہزاروں برس سے ذہن اس کے فہم سے عاجز تھے۔ اسلام نے وحدت شہود کے نظریئے سے اس مسئلے کو حل کردیا' اسی طرح ایران و مصر کے تمدنوں کے بنیادی مسائل اسلام کی آمد سے ہی حل ہوئے' یہ سب کچھ ختم نبوت کا فیضان اور ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آج جب کہ دنیا میں نظاموں کا تصادم ہورہا ہے' اس وقت اسی عقیدے کی بنیاد پر اور ختم نبوت کے ذریعے عائد ہونے والی ذمہ داری کے تحت ہمیں اس دنیا کے مسائل کو حل کرنا ہے' اور اپنے مرکز سے بچھڑی ہوئی انسانیت کے لئے اسی طرح ایک پر جمال تمدن پیدا کرنا ہے' جسے ہمارے اکابر نے ماضی میں کیا تھا' ماضی میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا اور آئندہ بھی یہ آپ ہی کی عطا ہوگی اس لئے کہ۔

رستہ کسی سے پوچھنا توہین ہے میری
ہر راہ گزار شہر پیمبر کو جائے ہے

اس ساری گفتگو سے یہ معلوم ہوا کہ ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے' ہم اپنے قلم سے اپنے عمل سے' اپنے آنسوؤں سے' اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں' اسی فریضے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جمال اور وقار وابستہ ہے جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔

آج جب کہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور بلائیں ختم نبوت کے تصور پر بھیس بدل کر حملہ آور ہورہی ہیں اس کی حفاظت کے لئے سینہ

باقی صفحہ ۲۱ پر

کیا مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت کرسکتا ہے

مولانا محمد خالد صاحب استاد شعبہ تحفظ ختم نبوت، جامعہ مظاہر العلوم انڈیا

کوئی مسلمان کبھی اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ نبی آخرالزمان فداہ ابی وامی کی عزت وناموس پر حملہ ہو۔ چنانچہ جب بھی کوئی عزت وناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوا تو مسلمان میدان کارزار میں سینہ سپر ہوکر اتر آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں اسود عنسی نے ناموس رسول پر حملہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر صحابہ کرام شاہین کی طرح جھپٹے اور اسے کیفر کردار تک پہنچادیا۔ مسیلمہ کذاب نے ناموس رسالت پر قدغن لگائی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کے ذریعہ اس کی سرکوبی کی اور اسے جہنم رسید کیا۔

الغرض ان چودہ صدیوں میں جب بھی کسی شاتم رسول نے سر اٹھایا تو غیرت مند مسلمانوں نے سنت رسول اللہ اور سنت صدیق کو زندہ کیا اور ان کذابوں کا بھرپور تعاقب کیا۔

اٹھارھویں صدی عیسوی میں انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے علمائے اسلام اور مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے پنجاب کی سرزمین میں ایک جھوٹا نبی تیار کیا، جس نے نبوت کا دعویٰ کرکے صرف اسلام اور ، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نہیں بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کی اور ان تمام کی عزت ناموس پر حملہ کیا۔ اس نے تمام انبیاء کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں تمام انبیاء سے افضل ہوں جیسا کہ اس کا یہ شعر ہے

انبیاء گرچہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرابہ تمام

ترجمہ: انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں، مگر میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں (بلکہ زائد ہوں ناقل) جو جام کہ ہر نبی کو دیا گیا ہے، وہ مجھے پورا کا پورا دے دیا گیا۔

اس دجال قادیان نے سابقہ مدعیان نبوت وشاتمان رسول کی طرح "دفعتاً" نبوت کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ اسے اپنے سابقہ دوستوں کا انجام معلوم تھا۔ اس لئے اس نے تدریجی طور پر اپنے مشن کو آگے بڑھایا۔ اس کذاب نے سب سے پہلے ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے بعد ۱۸۹۱ء میں مثیل مسیح و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اور بالآخر ۱۹۰۱ء میں مستقل نبی بن بیٹھا، اور اسی پر بس نہیں اس سے بھی آگے بڑھا اور تمام انبیاء سے افضلیت کا دعویٰ کرکے مذہب اسلام کو ڈائنامیٹ کرنے کا مکمل پروگرام بنایا۔

انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے کہیں اپنے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دے کر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، اور ناموس رسول پر حملہ کیا، جیسا کہ اس کا یہ شعر ہے۔

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکروا

اور خود اس کا ترجمہ بھی کرتا ہے کہ "اس کے لئے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے) صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا، اور میرے لئے چاند سورج دونوں کا، کیا اب بھی تو انکار کرے گا۔"

(اعجاز احمدی در روحانی خزائن ص ۱۸۳، ۱۹)

اس شعر کے اندر مرزا قادیانی نے واضح کردیا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور امتی نبی نہیں بلکہ حضور سے بھی افضل ہوں، حضور کے لئے تو صرف شق القمر کا واقعہ پیش آیا تھا اور میرے لئے شمس و قمر، چاند سورج دونوں کا۔ مرزا قادیانی کی بات اگرچہ ایک جانب سراسر جھوٹ ہے تو دوسری جانب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست توہین بھی ہے۔

ایسے ہی اس کذاب نے اپنے کو عین محمد کہہ کر جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی توہین کی ہے، وہیں پورے اہل بیت اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ بیاریوں کے اس عالمی چیمپئن نے کہا کہ میں عین محمد ہوں اور اس محمد میں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو آج سے چودہ سو برس پہلے مکہ میں آئے تھے ذرا بھی فرق نہیں، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"یعنی جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفیٰ میں برائے نام بھی فرق کرے گا یعنی جو مجھے عین محمد نہیں مانے گا اس نے مجھے نہ جانا .... اور نہ پہچانا۔" (روحانی خزائن ۲۶۹، ۱۶)

ایسے ہی مرزا کے ایک درباری شاعر کا شعر

جس کو مرزا نے بہت پسند کیا ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پہلی زندگی میں کم شان والے تھے اور اب جب مرزا کے روپ دھار کر قادیان میں آئے تو زیادہ شان والے ہوگئے (نعوذباللہ) اگر مرزا کذاب کے اس قول کو تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کرلیا جائے اور مرزا کو عین محمد مان لیا جائے تو...... سوال پیدا ہوتا ہے کہ:

○ مرزا غلام مرتضیٰ کے نطفہ سے کون پیدا ہوا؟
○ جنت بی بی کس کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی؟
○ گل علی شاہ شیعہ کی شاگردی کسی نے کی؟
○ سیالکوٹ کی کچہری میں گورنمنٹ برطانیہ کا نوکر کون تھا؟
○ محترمہ حرمت بی بی کو طلاق کس نے دی؟
○ مرزا فضل احمد اور سلطان احمد کو عاق کس نے کیا؟
○ محمدی بیگم کا اسیر زلف کون ہوا؟
○ محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کس نے کی؟
○ اور پیش گوئی کو صدق و کذب کا معیار کس نے ٹھہرایا؟
○ بالآخر اس پیش گوئی میں ناکام کون مرا؟
○ شریف احمد، بشیر احمد اور مرزا محمود کا باپ کون تھا؟

اور دوسری طرف اگر مرزا غلام احمد اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ذات کے دو نام ہیں تو دوسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ:

○ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا داماد کون تھا؟
○ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہن کا شوہر کون تھا؟
○ حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کس کے داماد تھے؟
○ حضرت فاطمہ، زینب، ام کلثوم، رقیہ رضی اللہ عنہن کس کی صاحبزادیاں تھیں؟
○ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کن کے نواسے تھے؟
○ شب معراج میں نبیوں کا امام کون تھا؟

کیا؟ پہلے سوالوں کے جواب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے سوالوں کے جواب میں مرزا قادیانی کا نام لیا جاسکتا ہے......؟ نہیں اور ہرگز نہیں، تو کیا مرزا نے عین محمد کا عقیدہ پیش کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اہل بیت کی توہین نہیں کی؟

اسی طریقہ سے اس مفتری علی اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور زمانے کو پہلی رات کا چاند اور اپنے دور اور زمانے کو چودھویں رات کا چاند بتلاکر شان نبوت میں گستاخی کی ہے، چنانچہ اس نے لکھا ہے:

"اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر (چودھویں کے چاند کی طرح کامل و مکمل) ہوجائے۔" (خطبہ الہامیہ در روحانی خزائن ص ۲۷۵، ۱۶)

ایسے ہی اس انگریزی نبی نے اپنے شیطانی الہام کو قرآن کے برابر بتلاکر بلکہ اس کے ذریعہ قرآنی آیت کو منسوخ قرار دے کر قرآن اور ملت اسلامیہ کی غیرت کو چیلنج کیا ہے آپ بھی اس کے شیطانی الہام کو دیکھیں کہ کہاں قرآن پاک اور کہاں مرزا کی الٹی سیدھی بکواس، کہاں عرق گلاب اور کہاں ناپاک پیشاب۔ لہٰذا آپ بغور قادیانی قرآن کے نمونے ملاحظہ فرمائیں لیکن ملاحظہ سے قبل نعوذباللہ ضرور پڑھ لیں گے، چنانچہ بیماریوں کے اس عالمی چیمپئن کو ۳ ستمبر ۱۸۹۸ء کو یہ الہام ہوا:

(۱) "غثم غثم غثم" (تذکرہ ص ۳۱۹)

(۲) "ایلی اوس" (تذکرہ ص ۹۱) اس کے معنی مرزا کو سرعت ورود کے باعث معلوم نہ ہوسکے۔

(۳) "پریشن عمر براطوس یا پلاطوس" (تذکرہ ص ۱۱۵) اس کے بھی معنی معلوم نہ ہوسکے، یہ ہیں مرزا قادیانی کے قرآن کے نمونے۔

اسی طرح اس انگریزی جاسوس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر خنزیر کی چربی ملی ہوئی پنیر کھانے کا الزام لگاکر ملت اسلامیہ کے ناموس کو چیلنج کیا ہے، اس کذاب اعور نے لکھا کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ یہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (مکتوب مرزا، الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

مسلمان ذرا غور کریں؟ کہ اس کذاب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہاں تک گستاخی کی، اس نے صحابہ کرام اور حضور اکرم کو حرام کھانے والا بتلاکر اسلامی غیرت کو کس بے باکی سے چیلنج کیا، ایسی باتوں کو تو بیان کرتے ہوئے زبان و قلم کانپ جاتے ہیں لیکن نقل کفر، کفر نہ باشد کے تحت نقل کردیا گیا ہے اس کذاب کے اس جیسے سینکڑوں ایسے اقوال ہیں جس میں اس بدبخت نے اہل بیت کے بھی عزت و ناموس

پر بھی توہین کا خنجر چلایا ہے۔

قارئین کرام! آپ خود سوچ کر بتائیں کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا قادیانی کی آمد سے قبل تک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ یہ عقیدہ کیا بلکہ اگر

کوئی شاتم رسول ایسا جملہ نکالنے کا ارادہ بھی کرتا تو مجاہدین اسلام کی تلواریں نیام سے باہر نکل آتی تھیں اور اس بدبخت کو کیفر کردار تک پہنچادیا جاتا تھا۔

یہ بات مسلم ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان اگر نبی کی توہین کرتا ہے خواہ توہین قول کے اعتبار سے ہو یا عمل کے اعتبار سے تو وہ مسلمان باقی نہیں رہ سکتا، بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

لیکن آج یہ شاتمان رسول اسلام کے نام پر کفر کی تبلیغ کرتے پھر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ان طبقے کے پاس پہنچ کر جو دینی تعلیم سے ناواقف ہیں رونا روتے ہیں کہ علماء ہمیں کافر کہہ رہے ہیں حالانکہ ہم بھی مسلمان ہیں، ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں اور سرکار دو عالم سے محبت رکھتے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں سے درخواست ہے کہ ان کے اس دجل و فریب میں نہ پھنسیں ان کی اس تلبیس سے ہوشیار رہیں، یہ لوگ دھوکہ باز ہیں، مسلمان نہیں ہیں کافر ہیں، مجنون نہیں نقال ہیں، یہ لوگ زمزم کا لیبل لگاکر شراب کا کاروبار کررہے ہیں یعنی اسلام کا لیبل لگاکر تھوک ریٹ میں کفر سپلائی کرتے ہیں اور اپنے کفر پر پردہ پوشی کرتے ہیں۔

اس لئے شروع سے مسلمانوں کا ان سے یہی مطالبہ رہا ہے کہ کفر کو اسلام کے نام پر نہ پھیلائیں، اسی طرح اپنے مذہب کا نام اسلام نہ رکھیں بلکہ اپنے مذہب کا نام غلامی رکھ لیں یا مرزائی یا جو چاہے رکھ لیں، ایسے ہی اپنی عبادت گاہوں کا نام مسجد نہ رکھیں کچھ اور رکھ لیں۔ اس لئے کہ جب اسلام کے علاوہ ان کا الگ ایک مذہب ہے تو اس کے شعائر کا نام بھی جدا ہونا چاہئے، ان کی عبادت گاہوں کا نام بھی الگ ہونا چاہئے اگر یہ کام مرزائی کرلیں تو ہمارا ان کا جھگڑا ختم ہوجائے گا، اور نہیں تو پھر مسلمان اس کو کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتا کیونکہ یہ اسلام کی توہین ہے جس طرح اگر کوئی مسلمان اسلام کی تبلیغ کرے اور کہے کہ اصل میں ہندو مذہب یہی ہے ہم ہندو مذہب کی تبلیغ کررہے ہیں تو اس کو کبھی کوئی ہندو بھائی برداشت نہیں کرسکتا۔ تو پھر ایک شخص اسلام سے ہٹ کر ایک نیا مذہب پیش کرے اور کہے کہ اصل میں حقیقی اسلام یہی ہے تو کوئی مسلمان کیسے برداشت کرلے گا۔ یاد رکھئے! مسلمان سب کچھ قربان کرسکتا ہے لیکن ایمان کا سودا کبھی کسی قیمت پر نہیں کرسکتا۔

جو جاں مانگو تو جاں دے دیں جو مال مانگو تو مال دے دیں
مگر یہ ہم سے نہ ہوسکے گا نبیؐ کا جاہ و جلال دے دیں

O

ضلع قصور کی قادیانی جماعت کے امیر نے اہل خانہ سمیت اسلام قبول کرلیا

مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی طرف سے مبارکباد

چونکی (نمائندہ خصوصی) قادیانی جماعت ضلع قصور کے امیر نے خاندان سمیت قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے اسلام قبول کرنے والوں میں قادیانی جماعت ضلع قصور کے امیر اقبال احمد اسٹامپ فروش ان کے بیٹے ندیم اقبال ایڈووکیٹ، بیٹی اور بیوی شامل ہیں۔ نیک بخت نو مسلموں نے نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لاتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لے لی۔ بار ایسوسی ایشن چونکی نے مسلمان ہونے والے نوجوان وکیل ندیم اقبال ایڈووکیٹ کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی اور انہیں مبارکباد پیش کی دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے قادیانیت سے تائب ہونے والے خاندان کو مبارکباد پیش کی۔

اسلام اور پاکستان کے خلاف منکرین ختم نبوت کا پروپیگنڈہ قابل مذمت ہے

مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

بریڈفورڈ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ تحریک ختم نبوت کے مؤلف مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد اکرم طوفانی، احمد عثمان، حافظ محمد عابد نے جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منکرین ختم نبوت کی اسلام دشمنی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اس تکلیف اور بلا کو اپنی کامیابی کی نشانی سمجھتے ہیں اور اسلام، پاکستان اور اسلامی ممالک کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرکے ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے ان مذموم پروپیگنڈوں اور اسلام کے متعلق شکوک و شبہات سے نئی اور نوجوان نسل کے ذہن گمراہی کی طرف راغب ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ان کے مذموم پروپیگنڈوں کا بھرپور جواب دے کر اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ان کی سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ۱۹ اگست کو برمنگھم میں تیرھویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام ان تمام موضوعات پر جن کے بارے میں قادیانی جماعت کی جانب سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا اندیشہ ہے مقالے اور تقاریر کیں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا اور جھوٹے مدعیان نبوت کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا پردہ چاک کیا، اجتماعات سے عطا قریشی، مولانا محمد ظہور، مولانا محمد عثمان نے بھی خطاب کیا۔

☆☆☆☆☆

قسط نمبر ۲

قادیانیت ایک نظر میں

مولانا محمد خالد صدیقی، نیپال

اس کے علاوہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دجال امت غلام احمد قادیانی میں کئی فرق ہیں' دونوں کے فرق کو الگ الگ لکھا جارہا ہے:

۱---- حضرت مسیح علیہ السلام اپنے نزول کے بعد چالیس سال تک قیام فرمائیں گے اور اللہ کے دین کو نافذ کرتے رہیں گے یہ بات خود مرزا کو بھی تسلیم ہے۔

مگر---- مرزا نے ۱۸۹۱ء میں مسیحیت کا دعویٰ کیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہو گیا....... غور کیجئے کہ چالیس سال کی مدت پوری ہوتی ہے؟ صرف ساڑھے سترہ سال کا عرصہ گزرتا ہے۔

۲---- حضرت مسیح علیہ السلام کو حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہو گا' مدینہ منورہ بھی حاضری ہو گی

لیکن---- لیکن مرزا حج و عمرہ اور زیارت کی سعادت سے محروم رہا۔ اور مختلف تحریروں میں مرزا نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔

۳---- حضرت مسیح علیہ السلام کی تدفین روضہ اطہر سے متصل ہوگی۔

اور ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا کی تدفین کہاں ہوئی' اسے حرمین شریفین کی ہوا بھی نہ لگی۔

۴----- حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

لیکن---- لیکن سبھی کو معلوم ہے کہ مرزا اپنی والدہ چراغ بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوا' اور ظاہر ہے کہ آسمان اور چراغ بی بی کے پیٹ میں بہت بڑا فرق ہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اس باب میں کافی کچھ لکھا ہے ملاحظہ کریں:

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنے والے کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہو گا' مرزا کا نام غلام احمد قادیانی تھا۔

۲۔ آنے والے (مسیح موعود) کی والدہ کا نام مریم ہے' اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا اور اس کا لقب گھسیٹی مشہور ہے۔

۳۔ وہ فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آئیں گے' اسے دائی نے وصول کیا۔

۴۔ عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہو گا گویا غسل کر کے آرہے ہیں۔ جبکہ مرزا نفاس کے خون میں لت پت تھا۔

۵۔ مسیح علیہ السلام تشریف آوری کے وقت دو چادریں پہن رکھی ہوں جب کہ مرزا پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔

۶۔ مسیح علیہ السلام تشریف آوری کے وقت خوش و خرم ہوں گے' جب کہ مرزا قادیانی چیں چیں کرتا ہوا نکلا۔ (مولانا اللہ وسایا' ہفت روزہ "ختم نبوت" ۱۰ فروری ۱۹۹۱ء)

مرزا کو اللہ نے جھوٹا ثابت کردیا:

جی ہاں! مرزا کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے مثال قدرت اور حق نوازی کے ذریعہ کئی ایک بار جھوٹا ثابت کردیا' یوں تو دلائل و براہین اور تمام تر شواہد مرزا کی بدعقیدگی اور ضلالت کا اعلان کرتے ہیں لیکن یہ بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انہیں کے ذریعہ جھٹلادیا مثلاً":

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے بارے میں دعویٰ کہ اس پر الہام ہوا ہے کہ آسمان پر دونوں کا نکاح پڑھادیا گیا ہے اور اس دنیا میں دونوں ایک ہو کر رہیں گے' لیکن مرزا کی یہ الہامی پیشن گوئی یکسر غلط ثابت ہوئی۔

۲۔ ایک عیسائی پادری ڈپٹی آتھم سے مرزا پندرہ دنوں تک مناظرہ کرتا رہا لیکن وہ پادری پر غلبہ حاصل نہ کر سکا' بقول خود خدا کے حضور فیصلہ کا خواہاں ہوا....... کہ جو جھوٹا ہو گا وہ آج کی تاریخ یعنی ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ کے اندر جہنم رسید ہو جائے گا' لیکن پندرہ مہینہ گزرنے کے بعد بھی ڈپٹی آتھم کا بال بیکا نہ ہوا۔

۳۔ امرتسر کی عیدگاہ کے میدان میں ۱۹۰۱ء میں مرزا نے مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم سے مباہلہ کیا' لیکن موصوف کی زندگی میں ہی مرزا اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

۴۔ ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا نے ایک اشتہار شائع کرایا' یہ اشتہار ختم نبوت کے مبلغ فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا' مگر انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ ہیضہ و طاعون وغیرہ امراض مہلکہ سے اس کا رزلٹ بھی جلد ہی سامنے آگیا' مرزا غلام احمد قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ میں گرفتار ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جہنم رسید ہو گیا' جب کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے ۱۹۴۹ء میں وفات پائی۔

اس طرح سے ان گنت بار مرزا قادیانی کے جھوٹ اور فریب کے پردہ کو اللہ نے چاک کیا تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں جن کے دلوں میں ایمان کی کچھ بھی رمق اور چنگاری محفوظ رہ گئی ہے۔

قادیانی کافر و مرتد ہیں:

جو لوگ پہلے سے دین اسلام اختیار نہیں کئے ہوئے ہیں بلکہ وہ کسی اور دین کے پیروکار ہیں پھر وہ قادیانیت کو اختیار کرتے ہیں تو ان کے بارے میں اسلامی شریعت کے مطابق فتویٰ یہی ہے کہ وہ کافر ہیں' ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا

جائے گا جو کہ ایک کافر کے ساتھ کیا جاسکتا ہے‘ وہ اپنے معاملات میں آزاد ہوں گے ہاں! البتہ! انہیں اسلام‘ پیغمبر اسلام‘ کتاب و سنت کا نام بیچنے یا اس کی آڑ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اور جو لوگ پہلے سے مسلمان ہیں‘ ختم نبوت کو مانتے ہیں‘ مسیح موعود کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو کہ احادیث سے ثابت ہے‘ پھر وہ قادیانیت کو اختیار کرتے ہیں تو ان کے بارے میں بالاجماع فتویٰ یہی ہے کہ وہ شخص مرتد ہے۔

مرتد کے بارے میں قرآن کا فرمان ہے:

"تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور کفر کی حالت میں مرجائے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال آخرت میں ضائع ہوگئے اور یہی لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

علامہ ابن قدامہ مقدسی اس پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنا دین (اسلام) تبدیل کرلیا‘ اس کو قتل کردو اور اہل علم کا مرتد کے قتل پر اجماع ہے‘ یہ حضرت ابوبکرؓ‘ عمرؓ‘ عثمانؓ‘ ابو موسیٰؓ‘ ابن عباسؓ‘ علیؓ اور خالدؓ وغیرہم سے مروی ہے اس پر کسی نے انکار بھی نہیں کیا ہے اس لئے یہ اجماع کے درجہ میں ہوگیا۔"

آگے اس کی جزئیات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مرد و عورت میں سے کوئی بھی اسلام سے پھر جائے اور وہ عاقل و بالغ ہے تو اسے تین دن تک اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اس پر سختی کی جائے گی اگر وہ اسلام کی طرف لوٹ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کردیا جائے گا۔"

لیکن واضح رہے کہ مرتد کے قتل کا حکم وہاں ہے جہاں کہ اسلامی شریعت کا نفاذ ہو‘ حدود قصاص جاری کئے جاتے ہوں خالصتاً" اسلامی معاشرہ ہو اور اسلامی قانون کو بحیثیت دستور اور آئین کے تسلیم کیا گیا ہو۔

قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ ہو:

ختم نبوت کا منکر‘ مسیح موعود کا بے بنیاد دعویٰ کرنے والے‘ اپنے اوپر "ٹیچی فرشتہ" کے ذریعہ وحی الٰہی کے نزول کا ڈھونگ رچانے والے‘ اخلاق سوز حرکت کا مرتکب قرآن میں تحریف کی ناپاک کوشش کرنے والے اور اسلامی شریعت کا دشمن مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع کرنے والوں کے ساتھ معاشرتی اور اسلامی ربط وضبط نادرست اور ناجائز ہے۔

اور اس کے ساتھ رشتہ نکاح حرام ہے‘ مرتد کے احکام میں مقدسی نے لکھا ہے:

"مرتد اگر شادی کرے تو اس کا شادی کرنا درست نہیں ہوگا اور اگر (ولی بن کر) دوسرے کی شادی کرے تو یہ بھی جائز نہیں۔" (المغنی ۱۰/ ۸۳)

قادیانیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی حرام ہوگا۔

منکرین ختم نبوت کے ساتھ اسلام کا سلوک:

یہ تو پہلے ہی گزرچکا ہے کہ قرآن و حدیث نے واضح الفاظ میں اعلان کردیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی پیشن گوئی فرمادی تھی کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

"اور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے‘ ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ میں نبی ہوں‘ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں‘ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (ترمذی شریف)

بہرکیف اس طرح کے لوگ پہلے بھی پیدا ہوئے ہیں دیکھنا ہے کہ ہمارے اسلاف نے ان کے ساتھ کیا معاملہ برتا‘ مسیلمہ کذاب نے جناب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی نبوت کا دعویٰ کردیا تھا‘ لوگوں کو شدت کے ساتھ اپنی جانب بلاتا تھا‘ اور کہتا تھا کہ میں بھی نبی ہوں‘ بلکہ ایک بار اس کذاب اور مفتری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نبوت کی سودے بازی کی غلیظ اور مذموم حرکت بھی کی تھی۔ حدیث و سیر کی اکثر متداول کتابوں میں یہ روایت ملتی ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد نبوت کا معاملہ میرے لئے خاص کردیں تو میں ان کی اتباع کرلوں گا‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے‘ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کذاب سے کہا: اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگتا تو میں دینے والا نہیں تھا۔" (البدایہ والنہایہ)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ نبوت کے معاملہ میں موقف نبوی کیا تھا‘ اگر کہیں بھی گنجائش ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کا سخت جواب نہ دیتے‘ قادیانیوں کو اس روایت پر بار بار غور کرنا چاہئے‘ اور "ظلی" اور "بروزی" نبی کی تشریح پر صدق دل سے غور کرنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بار خلافت سنبھالا تو حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ اور اس کے متبعین کی سرکوبی کے لئے یمامہ بھیجا‘ جس نے اس کذاب اور اس کے معتقدین کو جہنم رسید کردیا‘ یہ واقعہ ۱۱ھ کے اواخر اور ۱۲ھ کے اوائل میں رونما

ہوا۔ (دیکھئے البدایہ والنہایہ)

یہی نہیں بلکہ طلیحہ اسدی' اسود عنسی وغیرہم بھی جہنم رسید کئے گئے (تفصیل کے لئے دیکھیں' حوالہ مذکور ۳۰۳ ومابعدہا)

ایک عبرتناک واقعہ:

صرف یہی نہیں کہ صحابہ و دیگر اسلاف نے اس طرح کی حرکت کرنے والوں کی خبرلی' بلکہ وقت آیا تو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی' اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم' پر نثار ہوگئے' اس ضمن میں حضرت خبیب بن زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ انتہائی سبق آموز اور مسلمانوں کے لئے مینارۂ نور ہے' جسے حافظ ابن عبدالبر نے بالتفصیل تحریر کیا ہے' واقعہ مختصرا" یوں ہے:

حضرت خبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب کے کچھ ساتھی پکڑ کر لے گئے' انہیں جھوٹے مسیلمہ کے دربار میں پیش کیا گیا' تو مسیلمہ نے ان سے پوچھا:

کیا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانتے ہو؟

جواب دیا کہ! مانتا ہوں'

پھر سوال کیا کہ! کیا تم مجھے اللہ کا رسول مانتے ہو؟

جواب میں حضرت خبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے وہ بات کہی جو آب زر ہی سے لکھے جانے کے قابل ہے اور جو کہ ان کے ایمان و استقامت' عشق رسول اور عقیدہ ختم نبوت پر کامل یقین کا مظہر ہے' انہوں نے فرمایا "میرے کان تمہاری بات سننے سے انکار کرتے ہیں۔"

مسیلمہ کذاب نے اس پیکر ایمان کا ایک بازو کاٹنے کا حکم دیا جو کہ حسب حکم کاٹ دیا گیا' پھر سوال دہرایا' عاشق رسول حضرت خبیب بن زید کا جواب پھر وہی تھا' اسی طرح ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے مگر ختم نبوت پر حرف نہ آنے دیا۔

جان لینا چاہئے کہ منکرین ختم نبوت کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھنا' چور دروازہ کھلا رکھنا ہے

اگر اسلام کے متوازی کوئی عقیدہ پیش کیا جاتا ہے یا کوئی ختم نبوت کا انکار کرتا ہے تو ہم آپ سوچ لیں کہ اس وقت ہمارا اور آپ کا موقف اور ردعمل کیا ہونا چاہئے؟

قادیانیوں پر لعنت جائز ہے:

یوں تو تمام اللہ کے منکرین اور مذہب صادق کے نہ ماننے والے پر اللہ کی لعنت ہے' لیکن ان لوگوں پر کچھ زیادہ ہی لعنت ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں جو کہ اسلام کا چولہ پہن کر کفر کی بدترین شکل اختیار کئے ہوئے ہیں' قادیانی لوگ بھی اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں اور کفر کی بدترین شکل کو اپنائے ہوئے ہیں' اس لئے بلاشبہ ان پر لعنت کی جاسکتی ہے' حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے مسیلمہ کذاب کے قتل کے واقعہ کی سرخی اس طرح لگائی ہے "مقتل مسیلمہ کذاب لعنۃ اللہ" (ابن کثیر ۶ ر ۳۱۶)

ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جو خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں لیکن انہیں اس بات سے سخت چڑ ہے کہ بعض مسلمان قادیانیوں کو لعنت' ملامت کرتے ہیں اور کبیدہ خاطر ہوجاتے ہیں' پتہ نہیں وہ ایسا کیوں کرتے ہیں' انہیں جان لینا چاہئے کہ منکرین ختم نبوت کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھنا' چور دروازہ کا کھلا رکھنا کچھ بہتر نہیں ہے۔

نیپال میں قادیانیت:

کچھ عرصہ قبل تک نیپال کے لوگ اس نام سے ناواقف تھے اور کفر و ضلالت کی یہ ہوا یہاں نہیں چلی تھی' لوگ ان کے مکر و فریب سے محفوظ تھے' لیکن گزشتہ چار پانچ سالوں کے درمیان انہوں نے نیپال خصوصا" یہاں کے مسلم طبقہ کو اپنا میدان کار بنالیا ہے۔

بھولے بھالے دین سے ناآشنا بعض مسلمان! انہیں بھی مسلمان سمجھ کر ان کی گرفت میں آجاتے ہیں' ان کی کوششوں کا اصل مرکز گاؤں ہوتا تھا لیکن اب یہ بالکل علی الاعلان اپنے مسلک کی تبلیغ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور طرہ یہ کہ یہ سب کچھ اسلام اور دین حنیف کے نام پر کیا جاتا ہے۔

وہ تمام حربے بھی اختیار کئے جارہے ہیں جو کہ اس طرح باطل پرست گروہوں کا امتیاز رہا ہے' علمائے کرام اور ائمہ مساجد اور دیگر باشعور مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے طور پر اتنا ضرور کریں کہ حتی الامکان زیادہ سے زیادہ لوگوں کو قادیانیت اور اسلام کا بنیادی فرق بتلادیں' تاکہ کوئی ان کے دین و ایمان پر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام لے کر غارت گری نہ کرسکے۔

راقم الحروف اپنے اور اپنے رفقاء کی طرف سے اس عزم کو دہراتا ہے کہ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ اور اسلام کی شناخت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرے گا' اور علماء سے امید کرتا ہے کہ ساتھ مل کر یا کوئی عذر مانع ہو تو انفرادی طور پر ہی سہی اپنے بھائیوں کے دین و ایمان کے تحفظ کے لئے حتی المقدور سعی کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو کفر و ضلالت اور عقیدہ کے فساد سے محفوظ رکھے اور اس بات کی توفیق دے کہ ہم عقیدہ ختم نبوت اور اسلامی شناخت کے تحفظ کی راہ میں دوسروں کے لئے مشعل راہ بنیں۔ (آمین)

●●

دانت دُرست "تَن" دُرست

دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحت کے لیے انتہائی موثر نباتاتی

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

اچھی صحت کا دارومدار صحت مند دانتوں پر ہے۔ اگر دانت خراب ہوں یا عدم توجہی کے باعث گر جائیں تو انسان دُنیا کی بہت سی نعمتوں اور لذّتوں سے لُطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ زمانۂ قدیم سے صحتِ دندان کے لیے انسان درختوں کی شاخیں بطور مسواک استعمال کرتا آیا ہے۔ ہمدرد نے تحقیق و تجربات کے بعد دارچینی، لونگ، الائچی اور صحتِ دہن کے لیے دیگر مفید نباتات کے اضافے کے ساتھ "مسواک ٹوتھ پیسٹ" تیار کیا ہے جو دانتوں کو صاف اور سفید رکھنے کے ساتھ مسوڑھوں کو بھی مضبوط، صحت مند اور محفوظ رکھتا ہے۔

سارے گھر کا ٹوتھ پیسٹ

مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

مسواک کے قدرتی خواص، صحتِ دنداں کی مضبوط اساس

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ ہے۔
ہم ...

Adarts-HMPT-22/95

محمد طاہر رزاق' لاہور

ظالم کون! مسلمان یا قادیانی؟

جناب اصغر علی گھرال قادیانیوں کے دیرینہ وکیل اور غمگسار ہیں' انہیں ہر لمحہ قادیانیوں کا غم بے چین اور مضطرب رکھتا ہے' اسی لئے ان کا قلم قادیانیوں کے لئے نوحہ خوانی کرتا رہتا ہے' کوئی بھی موقع ہو وہ قادیانیوں کی "داستان غم" بیان کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ پچھلے دنوں روزنامہ نوائے وقت میں ان کا مضمون "اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے" تین قسطوں میں شائع ہوا ہے' جس میں انہوں نے قادیانیوں پر ہونے والے "مظالم" کو سسکیوں کی زبان میں بیان کیا ہے۔ انہیں پاکستان کے علمائے کرام جنہیں وہ طنزاً "بار بار مولوی اور ملاں کے نام سے پکارتے ہیں' شکوہ ہے کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کیوں نہیں پڑھنے دیتے؟ قادیانیوں کو اپنے گھروں' دکانوں' عبادت گاہوں اور گاڑیوں وغیرہم پر کلمہ طیبہ کے بورڈ یا اسٹیکر کیوں نہیں لگانے دیتے؟

انہیں گلہ ہے کہ قادیانی جب بھی کلمہ طیبہ لکھتے ہیں تو یہ مولوی ان کے خلاف مقدمہ درج کراتے ہیں' انہیں حوالہ پولیس کراتے ہیں' جیل بھجواتے ہیں اور عدالتوں میں ذلیل خراب کرتے ہیں۔

جناب اصغر علی گھرال صاحب! پاکستان میں عیسائی' ہندو' پارسی' سکھ وغیرہم بہت سی اقلیتیں رہتی ہیں' کیا انہوں نے کبھی اپنی دکانوں' مکانوں' عبادت گاہوں اور گاڑیوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہے؟ کیا ان پر کبھی کلمہ طیبہ لکھنے پر مقدمہ بنا ہے؟ تو کیا وجہ ہے کہ ایک کافر اقلیت کلمہ طیبہ لکھنے پر اتنی جنونی ہو رہی ہے؟ وہ غیر مسلم اقلیت ہر قسم کی مشکلات اور مصائب تو برداشت کر لیتی ہے لیکن کلمہ طیبہ لکھنے سے باز نہیں آتی۔ دراصل قادیانی جب کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں تو وہ "محمد" سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں' کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں دو مرتبہ تشریف لائے' پہلی مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ قادیان میں مرزا قادیانی کی شکل میں (نعوذ باللہ) ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی عین محمد ہے جو آج سے چودہ سو برس قبل عرب میں تشریف لائے تھے' ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کو وہ تمام اوصاف اور محاسن حاصل ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھے' ثبوت کے لئے حوالہ جات پیش خدمت ہیں' انہیں پڑھئے اور دیکھئے کہ یہ اقلیت مسلمانوں پر کیا قیامت ڈھا رہی ہے اور کس کمال مکاری سے اسلام کو لوٹ رہی ہے۔

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

"تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱۵' نمبر ۳' جلد ۱۴)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(مندرجہ اخبار البدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں' نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی اور وہ خود ہی آئے ہیں۔" (ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء منقول از جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ رسالہ منجانب قادیانی جماعت قادیان ص ۱۷)

"اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے' اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

"اور جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا' اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی' مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص ۱۰۵' نمبر ۳' جلد ۱۴)

"مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلعم میں باعتبار نام' کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغایرت نہیں۔" (اخبار "الفضل" قادیان جلد ۳' نمبر ۷۶ مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء)

"یہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا اور اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعے ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک وملل عالم کے لئے تھی۔" (اخبار "الفضل" قادیان جلد ۳ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

"پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد

رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے‘ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“ ”کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان صف ۱۵۸‘ نمبر ۳‘ جلد ۱۴“

جناب اصغر علی گھرال! کلیجہ تھام کر اور دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے کہ کیا کبھی آپ نے دنیا میں اس سے بڑھ کر مکاری اور جعلسازی دیکھی ہے؟ کیا کبھی آپ نے اس سے بڑھ کر بھی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین دیکھی ہے کہ ایک افیمی اور شرابی شخص سازش فرنگی کے تحت دعویٰ نبوت کرکے خود کو ”محمد رسول اللہ“ کہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو حکم دے کہ مجھ پر ایمان لاؤ؟ کبھی آپ نے اس سے بڑھ کر بھی ظلم دیکھا ہے کہ قادیانی جماعت پوری دنیا میں اپنے یہ عقائد پھیلائے کہ:

- ○ مرزا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے‘
- ○ مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین ہے‘
- ○ مرزا قادیانی کی باتیں ”وحی الٰہی“ ہے اور اس کی وحی قرآن پاک کی طرح ہے‘
- ○ مرزا قادیانی کی گفتگو ”حدیث“ ہے‘
- ○ مرزا قادیانی کے ساتھی ”صحابہ کرام“ ہیں‘
- ○ مرزا قادیانی کا خاندان ”اہل بیت“ ہے‘

مرزا قادیانی کا شہر قادیان مکہ و مدینہ ہے۔ (نعوذباللہ)

امت مسلمہ پر اس سے بڑھ کر ظلم وستم کیا ہوں گے کہ قادیانی ہم سے تاج وتخت ختم نبوت چھینتے ہیں‘ منصب نبوت چھینتے ہیں‘ امہات المومنین کے تقدس پر حملہ آور ہوتے ہیں..... قرآن پاک میں قطع و برید کی ناپاک جسارت کرتے ہیں‘ احادیث رسولؐ کی عظمت کو روندتے ہیں‘ صحابہ کرامؓ کی حرمت کو پامال کرتے ہیں‘ مکہ و مدینہ پر قادیان کا بورڈ آویزاں کرتے ہیں‘ اہل بیتؓ کی عظمت کو غارت کرتے ہیں‘ وغیرہم

اصغر علی گھرال! کیا اپنے قلب و جگر پر اتنے زخم سہہ کر بھی ہم ظالم ہیں؟ ان زخموں کی کسک سے جب ملت اسلامیہ چیخے تو اس دلدوز چیخ کو آپ تشدد کا نام دیں تو کیا یہ ظلم نہیں؟

اگر سارق نبوت کو پکڑنا جرم ہے تو پھر پاکستان میں پکڑے گئے سارے چوروں کو رہا کردیا جائے؟ اگر مرزا قادیانی کو ”محمد رسول اللہ“ کہنے والے کو حوالہ قانون کرنا جرم ہے تو پاکستان کی جیلوں میں قید سارے جعلسازوں کو رہا کردیا جائے‘ اگر منصب نبوت پر قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کرنا جرم نہیں ہے تو سارے قبضہ گروپوں کو فوراً رہا کردینا حکومت کا اولین فرض ہے‘ اگر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کو گرفتار کرنا جرم ہے تو پاکستان میں توہین شخصی اور توہین عدالت کے قوانین ختم کردینے چاہئیں۔

آپ نے علما پر اعتراض کیا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ مٹاکر اور بورڈوں پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ اکھاڑ کر کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کرتے ہیں‘ پھر آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ کئی مقامات پر جہاں پولیس نے کلمہ طیبہ مٹانے سے انکار کردیا‘ وہاں علمانے بھنگیوں کے ذریعے کلمہ طیبہ مٹایا‘ یہ روح فرسا خبر مرزا قادیانی کی نبوت کی طرح بالکل جھوٹی ہے‘ قادیانی جو مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی کہہ سکتے ہیں‘ ان کے لئے ایسی خبر بنانا اور چلانا بائیں ہاتھ کا کام ہے‘ آپ کو بھی یہ خبر قادیانیوں کے ذریعے ملی ہوگی۔ کاش اتنی بڑی بات لکھنے سے پہلے اس کی تصدیق کرلیتے۔

آپ جس عمل کو کلمہ مٹانا یا کلمہ اکھیڑنا کہتے ہیں‘ یہ عمل دراصل کلمہ محفوظ کرنا ہے‘ یہ کلمہ کی توہین نہیں بلکہ کلمہ کی حرمت کی حفاظت ہے‘ کلمہ پاک ہے اور اسے پاک و صاف جگہ پر لکھا جاتا ہے‘ اگر کوئی بدبخت اسے کسی نجس جگہ پر لکھ دے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسے فوراً وہاں سے مٹاکر اس کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں۔ مثلاً اگر کوئی بدبخت کسی ”فلتھ ڈپو“ پر کلمہ طیبہ لکھ دے تو کیا مسلمان اس پر گاڑھی سفیدی پھیر کر کلمہ کی حفاظت کرکے اپنی دینی غیرت کا ثبوت نہیں دیں گے؟ اگر غلاظت میں لتھڑا ہوا کوئی خاکروب اپنی قمیض پر کلمہ طیبہ کا بیج لگائے تو کیا مسلمان جوش حمیت سے اس کی قمیض سے کلمہ طیبہ کا بیج اتار نہیں لیں گے؟ اگر کوئی شراب خانے کے مین گیٹ پر کلمہ طیبہ کا بورڈ لگادے تو کیا مسلمان شدت جذبات سے اسے اکھاڑ نہیں لیں گے؟ بتایئے کیا ان تینوں مقامات پر کلمہ طیبہ کی توہین ہوئی یا کلمہ طیبہ کی حرمت کا تحفظ کیا گیا؟

قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ اس لئے محفوظ کیا جاتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہیں دراصل کفر وارتداد کے اڈے ہیں اور بقول امام ابن تیمیہؒ یہ عبادت گاہیں بیت الشیاطین ہیں۔ ان عبادت گاہوں میں جھوٹی نبوت کی تبلیغ و تشہیر اور ختم نبوت کی تخریب کے منصوبے تیار ہوتے ہیں‘ ارتدادی مبلغین کی کھیپ تیار ہوکر نکلتی ہیں۔ بتایئے وہ جگہیں جہاں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف سازشیں جنم لیں کتنی غلیظ جگہیں ہیں اور ایسی غلیظ جگہوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کرنا کتنا بڑا ثواب ہے؟

ہر قادیانی کافر اور زندیق ہے‘ کافر نجس ہوتا ہے‘ اس لئے ہر قادیانی کا سینہ ناپاک ہے‘ اگر کوئی قادیانی اپنے غلیظ سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگائے تو ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ قادیانی کے سینے سے بیج اتار کر کلمہ کی حرمت کی حفاظت کرے۔ علاوہ ازیں جو قادیانی اپنے گھر یا سینہ پر کلمہ طیبہ لگاتا ہے وہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے

اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتا ہے۔ اس لئے کلمہ طیبہ لگانے والا ہر قادیانی جعلسازی کے زمرے میں بھی آتا ہے۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اگر قادیانیوں کو کلمہ طیبہ لگانے کا اتنا ہی شوق ہے تو وہ مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت پر تین حرف بھیج کر تاجدار ختم نبوت کے گلشن نبوت میں آجائیں۔

گھرال صاحب! اگر پولیس کا کوئی جعلی انسپکٹر وردی پہنے پکڑا جائے تو کیا اس کے کندھوں سے اسٹار اتارنا اسٹارز کی توہین ہے یا اسٹارز کی عزت کی حفاظت ہے؟ اس کے کندھوں سے اسٹارز اس لئے اتارے جائیں گے کہ اس نے اسٹارز کی بے حرمتی کی ہے اور اسٹارز کی حرمت اسی میں ہے کہ اس کے کندھوں سے فوراً اتارلئے جائیں اور اسی طرح اگر کوئی بھارتی فوجی' پاکستانی فوج کی وردی پہنے پکڑا جائے تو کیا اس کے تن سے فوراً پاکستانی فوج کی وردی اتار کر وردی کے تحفظ کا حق ادا نہیں کیا جائے گا؟

یہ تو صرف کلمہ طیبہ کی بحث ہے' اسلام تو کسی قادیانی عبادت گاہ کے وجود کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی برداشت نہیں کرتا۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں جب منافقین نے مسجد ضرار بنائی اور قادیانی عبادت گاہوں کی طرح وہاں اسلام دشمنی کی سازشیں جنم لینے لگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً منافقین کی اس مسجد کو مسمار کرواکر آگ لگوائی کیونکہ یہ مسجد کے نام پر ایک بہت بڑا دھوکا تھا۔ تعمیر کی آوازوں میں تخریب کا دھندا تھا' آج خدا کی دھرتی پر بنی ہوئی تمام قادیانی عبادت گاہیں مسجد ضرار کی طرح ہیں۔ جن کی ہیئت اور نام تو مسجد کا ہے اور ان کے اندر کام کفر و ارتداد کا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ تمام قادیانی عبادت گاہوں کو مسمار کراکر جلاکر خاکستر کیا جائے اور سنت رسول اللہؐ کو زندہ کیا جائے۔

بارہا دیکھا ہے دیدہ ایام نے
کفر حق کے بھیس میں آیا ہے حق کے سامنے

جناب گھرال صاحب! آپ نے علمائے کرام کو متشدد اور جنونی کہا ہے اور ان کے مظالم خوب گنوائے ہیں۔ کاش آپ نے کبھی فتنہ قادیان مرزا قادیانی کی معطر تحریریں پڑھی ہوتیں تو آپ کو پتہ چل جاتا کہ متشدد' جنونی اور ظالم کون ہے؟ چند قادیانی تحفے آپ کے مطالعہ کی نذر ہیں:

☆ "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہوگا' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۹' ص ۲۷)

☆ "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات ص ۵۴۷ مصنف مرزا قادیانی)

☆ "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۱۵ مصنف مرزا قادیانی)

☆ "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔" (انوارالاسلام ص ۳۰ مصنف مرزا قادیانی)

گھرال صاحب! آج ہماری باحیاء' بیٹیاں' عفت مآب بہنیں' قابل صد احترام مائیں' صالح بیویاں' تہجد گزار نانیاں' دادیاں' قادیانیوں کی آوارہ زبان کی نیش زنی سے محفوظ نہیں۔

امام کعبہ' امام مسجد نبوی' مفسرین' محدثین' اولیائے امت' بزرگان دین' حفاظ قرآن' شہدائے کرام' مجاہدین اسلام کو کافر' حرام زادے' کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے سور لکھا اور کہا جارہا ہے۔ (نعوذباللہ) دنیا کی کسی قوم نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اتنی غلیظ زبان استعمال نہیں کی۔

گھرال صاحب! بتایئے...... خدارا بتایئے....... ظالم کون ہے؟ اسلام' پیغمبر اسلام' ملت اسلامیہ......... یا قادیانی؟

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

بقیہ: تہذیبی انحراف

پر ہو جانا حفاظت کے لئے سینہ سپر ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول کے لئے پاکستان صف اول میں ہوگا اور میدان حشر میں انشاء اللہ جب آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے' اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے' خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عاشقان میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو' کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو یہی وہ عظیم نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر خدا کی بارگاہ سے طلب کی جاسکتی ہے اور بے شک وہ سمیع وبصیر ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

محمد یٰسین عابد

خودکشی اور بائبل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

ترجمہ: "اور اپنے آپ کو ہلاک (خودکشی) نہ کرو، کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے اور جو تعدی و ظلم سے ایسا (یعنی خودکشی) کرے گا ہم عنقریب اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔" (القرآن)

گستاخ رسولؐ کی سزا موت قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ بائبل سے بھی خوب ثابت ہے۔ اس موضوع پر بندہ کا مبسوط مضمون ماہنامہ "الشہیعتہ" گوجرانوالہ بابت ماہ مئی ۱۹۹۴ء ص ۱۳ میں چھپ چکا ہے، جس کے رد میں آج تک کسی غیر مسلم کے قلم کو جنبش نہیں ہوئی کیونکہ بائبل میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ "جو باپ یا ماں کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے" (متی ۱۵، ۴، مرقس ۷، ۱۰، امثال ۲۰، ۲۰، احبار ۲۰، ۹ و خروج ۲۱، ۱۷) جبکہ کروڑوں ماں باپ کو شان انبیاء کرام پر قربان کیا جاسکتا ہے، کیونکہ ایمان کا تقاضہ ہے کہ انبیاء کو مال، جان و اولاد و والدین سے بڑھ کر پیار کیا جائے (القرآن، متی، مرقس) پس اگر والدین کا گستاخ واجب القتل ہے تو کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا تو ضرور ہی واجب القتل ہے۔ علاوہ ازیں بائبل نے کافی شخصیات کی شان میں گستاخی کی سزا موت مقرر کی ہے، "مثلاً" کاہن اور ماضی کے گستاخ کی سزا قتل ہے (استثنا) تابوت سکینہ (خداوند کا صندوق) کی گستاخی کرنے پر ایک ہی روز میں پچاس ہزار ستر آدمیوں کو مار ڈالا گیا (سموئیل) اسی جرم کی پاداش میں عزہ مارا گیا" (سموئیل) مزید دیکھئے سموئیل اسی طرح وقت کے حکمران کی شان میں گستاخی پر بھی بائبل حد جاری کرتی ہے (پطرس) حضرت داؤد علیہ السلام کا نبی ہونا بائبل نے بھی تسلیم کیا ہے (عبرانیون) معون کے رہائش نابال نے حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی کردی تو حضرت داؤد نے اسے واجب القتل قرار دیا سو قریبا" چار سو جوان حضرت داؤد کے ہمراہ تلواریں لے کر روانہ ہوئے، لیکن عین بوقت روانگی نابال گستاخ رسول کی بیوی ابیجیل نے بہت منت سماجت کرکے حضرت داؤد علیہ السلام کو روک لیا لیکن خدا کو گستاخ رسول کا زندہ رہنا منظور نہ تھا لہٰذا خدا نے دس دن کے اندر اندر نابال کو قتل کردیا (سموئیل) ثابت ہوا کہ بائبل کے مطابق بھی شاتم رسول کی سزا موت ہے، جیسا کہ یسوع مسیح نے حکم دیا تھا کہ "میرے ان دشمنوں کو جنہوں نے نہ چاہا تھا کہ میں ان پر بادشاہی کروں یہاں لاکر میرے سامنے قتل کرو" (لوقا) پس حکم خداوندی کے تحت گستاخ رسول کی سزا موت مقرر کی گئی ہے، لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کچھ عرصہ سے پاکستانی عیسائیوں نے اس قانون ۲۹۵-سی کو منسوخ کروانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا ہے اور کہتے ہیں کہ اس قانون کی وجہ سے عیسائی عدم تحفظ کا شکار ہیں، حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ ۲۹۵-سی کے تحت کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کی سزا موت ہے۔ یعنی اگر کوئی مسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے تو اس گستاخ کو بھی سزائے موت سے ہمکنار ہونا پڑے گا۔ اس لئے اس مقدس قانون کو صرف عیسائیوں کے سر پر لٹکتی ہوئی ننگی تلوار قرار دینا غلط ہے۔ کیونکہ یہ قانون سب کے لئے ہے اب اگر جرم کا ارتکاب کوئی مسیحی کرے تو اس کی سزا کسی مسلم یا ہندو یا پارسی کو کیونکر دی جاسکتی ہے۔ ایوب مسیح نامی ایک عیسائی نے اس جرم کا ارتکاب کیا۔ تو عدالت نے اس کے لئے سزائے موت کا حکم سنایا اور عدالت کا یہ حکم قرآن و حدیث اور بائبل کے مطابق ہے، لیکن افسوس کہ مسیحی بھائیوں نے دیگر عیسائیوں کو اس فعل بد سے روکنے کی بجائے ایوب مسیح کی حمایت میں جلوس نکالے اور حکومت پاکستان اور اعلیٰ عدالتوں کے خلاف نعرے بازی کی، چنانچہ اخبار لکھتا ہے کہ:

"فیصل آباد میں تخت اشتعال، نعرہ بازی، ایک مسیحی نے پان کی دکان پر کلمہ طیبہ اور پاکیزہ کلمات کی توہین کی۔" (روزنامہ "پاکستان" لاہور ۹ مئی ۱۹۹۸ء)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جرم کو روکنے کے بجائے جرم کی حمایت میں جلوس نکالے گئے دنگا فساد کیا گیا، وطن عزیز کے خلاف نعرے لگائے گئے اور سرے عام بڑے دھڑلے کے ساتھ پھر توہین رسالت کرکے پورے عالم اسلام کو برا بھلا کہا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا اور سب سے بڑھ کر یہ بائبل کے ایک عالم فاضل بشپ جان جوزف نے خودکشی کرلی، اخبار لکھتا ہے کہ:

"بشپ کی خودکشی جاہلانہ اقدام ہے، پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کا نیا دروازہ کھل گیا۔" (ایضاً)

مسیحی بھائیوں نے اس پر بھی ملک بھر میں دنگا فساد برپا کیا جلوس نکالے پاکستان کے خلاف نعرے لگائے گاڑیوں کے شیشے توڑے، آخر کیوں؟ کیا بشپ صاحب کو حکومت نے مروایا

ہے' پھر حکومت کے خلاف اشتعال انگیزی کیوں؟ بائبل میں لکھا ہے "خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک نظام کے تابع رہو' بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے اور حاکموں کے اس لئے کہ وہ بدکاروں کی سزا اور نیکوکاروں کی تعریف کے لئے اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔" (پطرس) ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار ہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں' پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے' کیونکہ نیکوکار کو حاکموں سے خوف نہیں بلکہ بدکار کو ہے (رومیوں) مزید دیکھئے کہ (ططس' اعمال' خروج' دانی ایل' متی' مرقس' لوقا' پطرس' یشوع بن سیراخ) اس کے باوجود کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسیحی بھائی بائبل کی تعلیم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور حکومت کے خلاف توڑ پھوڑ کے مظاہرے اور نعرے بازی کرتے ہیں اور بیرون ممالک میں اپنے ہی وطن کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

آنجہانی بشپ جان جوزف کا خودکشی کرلینا بھی بائبل کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے' بائبل میں ہے "جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا" (مکاشفہ) "کیونکہ برداشت بڑے بڑے گناہوں کو دبا دیتی ہے" (واعظ) "مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہی نجات پائے گا" (متی' مرقس' متی) معلوم ہوا جو برداشت نہیں کرے گا اور جذبات کو برداشت نہ کرتے ہوئے خودکشی کرلے وہ نجات نہ پائے گا' بائبل مقدس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہوداہ اسکریوتی غدار نے خودکشی کی تھی' اس کے بارے میں یسوع مسیح نے فرمایا تھا کہ "اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا" (متی و مرقس) مگر افسوس کہ بعض پادری بشپ کی خودکشی کو شہادت کا نام دیتے ہیں' لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو خودکشی کو حرام قرار دیتے ہیں' جیسا کہ پادری ای گل اور ڈاکٹر چارلن پیٹرک نے اخبار نویسوں سے بشپ جان جوزف کی خودکشی کے بارے میں کہا کہ "ذاتی طور پر بشپ کی موت کا بہت صدمہ ہوا ہے اور اسے مسیحی عوام کے لئے ایک بہت بڑا نقصان سمجھتے ہیں' لیکن جہاں تک خودکشی کا تعلق ہے کہ یہ عیسائیت سمیت کسی بھی مذہب میں پسندیدہ فعل نہیں ہے بلکہ اسے ناجائز اور حرام سمجھا جاتا ہے' پاکستان میں اس طرح کے واقعات پر احتجاج پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔" (روزنامہ "پاکستان" لاہور ہفتہ ۹ مئی ۱۹۹۸ء)

مسیحی پادریوں کے مندرجہ بالا بیان کے بعد خودکشی کے حرام ہونے سے متعلق اب ہمیں کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ قانون ۲۹۵۔ سی پر تبصرہ کرتے ہوئے بشپ کینتھ لزلی بتاتے ہیں کہ "توہین رسالت کے سلسلے میں عیسائیت میں اسلام سے بھی زیادہ سخت سزا مقرر کی گئی ہے' کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کے لئے بائبل نے محض سزائے موت تجویز نہیں کی بلکہ حکم دیا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب فرد کو کنواں کھود کر اس میں پھینک دیا جائے اور پھر اس قدر سنگ باری کی جائے کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرجائے اور موت کے بعد اسے عام قبرستان میں دفن کرنے کا حکم نہیں بلکہ اس کی لاش کو شہر سے دور باہر جنگلوں میں پھینک دی جائے' انہوں نے کہا کہ اسلام نے توہین رسالت کے حوالے سے انتہائی نرم سزا تجویز کی ہے' اس لئے متعلقہ لوگوں کو سمجھ بوجھ کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور کسی کے ہاتھوں میں نہیں کھیلنا چاہئے' بشپ کینتھ لزلی نے ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے اجلاس میں خصوصی شرکت کی' اس موقع پر انہوں نے کہا کہ بائبل کی تعلیمات کے مطابق خودکشی حرام ہے۔" (روزنامہ "پاکستان" لاہور بدھ ۱۳ مئی ۱۹۹۸ء)

بشپ جان جوزف کے مندرجہ بالا بیان کے بعد اب ہمارے کچھ کہنے کی کیا کمی رہ گئی ہے؟ لہٰذا مسیحی بھائیوں کو اس قانون ۲۹۵۔ سی کی مخالفت کرنے کے بجائے انتہا پسند مذہبی جنونی عیسائیوں کو گستاخی رسول' جیسے فعل بد سے باز رکھنا چاہئے اور پادری حضرات کو چاہئے کہ اپنی تحریر و تقاریر میں اس فعل بد کی مذمت کریں' مسیحی بھائیوں کو غور کرنا چاہئے کہ ۲۹۵۔ سی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں گستاخی کی سزا بھی موت ہی ہے۔ بشپ کینتھ لزلی کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے مسیحی بھائیوں کو چاہئے کہ پاکستان کے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کے بجائے ملک عزیز کی سلامتی کے لئے اقدامات کریں اور اپنے وطن کو اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ کریں' اس ملک کی سلامتی میں ہی پاکستانی مسلمانوں اور عیسائیوں کی سلامتی ہے' چند غیر ملکی طاقتیں پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے پاکستانی مسیحیوں کو ان کے مسلمان بھائیوں سے لڑانا چاہتی ہیں' وہ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ۲۹۵۔ سی مسیحیوں کے سر پر لٹکتی ہوئی ننگی تلوار ہے کہ کوئی جب چاہے غلط الزام لگاکر کسی مسیحی کو پھانسی لگواسکتا ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے' دوسرے جرائم کی طرح اس جرم کو بھی عدالت میں ثابت کرنا پڑتا ہے' اخبار کے مطابق جلوس اور نعرے بازی کے دوران رانجھا مسیح نے گھنٹہ چوک ریل بازار فیصل آباد میں پان کی دکان پر آویزاں کلمہ طیبہ کی توہین کردی (روزنامہ "پاکستان" لاہور ہفتہ ۹ مئی ۱۹۹۸ء) پاکستان میں کیا کچھ نہیں ہوتا' چوری' ڈاکے' گینگ ریپ'

باقی صہ ۲۷ پر

اخبار ختم نبوت

برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

حضور اکرم ﷺ کا آخری غلام بھی جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد جاری رکھے گا

مولانا خواجہ خان محمد ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا اجتماعات سے خطاب

کارڈیف (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ ' مولانا اللہ وسایا ' مولانا نذیر احمد تونسوی ' احمد عثمان شاہد ' حافظ محمد عابد نے ختم نبوت اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا بھر میں ذرائع ابلاغ کا سہارا لے کر منکرین ختم نبوت اور جھوٹے نبی کے پیروکار اپنے مذہب کی اشاعت کو اپنے جھوٹے نبی کے جھوٹے الہامات کی حقانیت میں پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ' لیکن ان کو معلوم نہیں کہ اس سے قبل عیسائی اور یہودی اس سے بڑے جھوٹ کا سہارا لے کر مسلمانوں کو اپنے مذہب سے نہیں ہٹا سکے تو یہ باطل فرقہ کس طرح مسلمانوں کو گمراہ کر سکے گا۔ مسلمان اپنے دین کی عظمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے جذبہ سے سرشار ہیں اور تمام جھوٹے مدعیان نبوت کا حشر مسیلمہ کذاب کی طرح ان کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی ' مفتی منیر احمد اخون ' مفتی خالد محمود ' محمد وسیم غزالی ' قاری عبدالملک ' شیخ طریقت مولانا سید نفیس شاہ نے جامعۃ العلم والہدیٰ ' دارالعلوم بری ' جامع مسجد کارڈیف ' مسجد نور الاسلام بلیک برن میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منکرین ختم نبوت کا ٹولہ ظاہری چمک دمک اور دنیاوی وجاہت کا سہارا لے کر اپنے کفر پر ہٹ دھرمی سے قائم ہے اور اس کو اپنی دنیا و آخرت کے نقصان کا علم نہیں ' نبی اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت پر انکار کی وجہ سے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مسیح موعود ماننے کی وجہ سے ایسے لوگوں کا اسلام سے تعلق ختم ہو جاتا ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں تھا اس طرح نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور سے مسلمانوں نے جس طرح مسیلمہ کذاب کو مسترد کر کے حضور اکرم ﷺ کے غلاموں کے لئے سنت جاری کر دی کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت کو کسی صورت برداشت نہیں کریں گے اس سنت کے مطابق اگر دنیا میں حضور اکرم ﷺ کا ایک غلام بھی زندہ ہو گا جھوٹے مدعی نبوت کی تردید کا عمل جاری رکھے گا۔

☆☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے برمنگھم کی مساجد میں ختم نبوت کے موضوعات پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے خلاف ہر دور میں سازشیں ہوتی رہیں۔ انگریزوں نے اپنے اقتدار کے تحفظ اور برصغیر کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے جہاں عیسائیوں کے غول کے غول روانہ کئے وہاں جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا شوشہ اٹھا کر امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام نے اس کو ناکام بنا دیا۔

☆☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما قاری خلیل احمد بندھانی ' عبدالرحمن یعقوب باوا نے والسال ' ولور ہمپٹن ' صدام مسجد برمنگھم میں خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس کے سدباب کے طریقہ کار کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شرکت کریں۔

☆☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے نگران مولانا منظور احمد الحسینی ' سیرت فورم کے سربراہ مولانا شمس الحق مشتاق نے لندن کراؤلے ' برطلے کی مساجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج یورپ میں عیسائی ' یہودی ' قادیانی ' مغرب کی قیادت میں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر ان کو تباہ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مشترکہ جدوجہد کریں۔

☆☆ دریں اثنا پاکستان کے ممتاز عالم دین حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص مولانا عبدالحمید ' مولانا محمد طلحہ بن مفتی احمد الرحمن ' مفتی خلیق احمد آج پاکستان سے ایئرپورٹ پر پہنچے تو مولانا محمد سلیم ' مولانا محمد ہارون گجراتی ' سید عمران زکی ' پیر محمد انور نے استقبال کیا۔

حضور اکرم ﷺ کے بعد نبی آنے کا شبہ کرنا بھی کفر ہے مولانا محمد یوسف اور دیگر علماء کرام کا مسجد ساجدین بلیک برن میں خطاب

بلیک برن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی ' مفتی منیر اخون ' مفتی خالد محمود ' قاری عبدالملک ' مولانا محمد طیب لدھیانوی ' محمد وسیم غزالی ' حافظ محمد ایوب ' محمد نعمان ' حافظ محمد ازہر نے جامع مسجد

ساجدین میں ختم نبوت مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاً کرام پر حضور اکرم ﷺ کو فضیلت حاصل ہے تو مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ نعوذباللہ وہ اکمل اور کامل ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد یہ یقین رکھنا کہ نبوت یا نبوت کا کوئی حصہ مل سکتا ہے دماغی فتور یا یہود و نصاریٰ کی آلہ کاری ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے لے کر آج تک تمام علماً کرام کا یہ اجماعی عقیدہ رہا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا عقیدۂ ختم نبوت ایسا عقیدہ ہے جس کے بارے میں شبہ کرنا بھی کفر ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خود بھی احادیث میں فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو کوئی ایسا دعویٰ کرے مسلمان اس کو رد کر دیں۔ اسی بنا پر امت نے ایسے ہر شخص کو نہ صرف رد کیا بلکہ ان کو ملت اسلامیہ سے خارج قرار دیا۔ جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دجال کے قتل کے لئے تشریف آوری کا تعلق ہے وہ قیامت کے قریب تشریف لائیں گے اور ان کی ایسی شرائط اور نشانیاں حضور اکرم ﷺ نے واضح بتادیں ہیں کہ کوئی جھوٹا شخص اس مرتبہ پر پہنچ ہی نہیں سکتا اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ مسیح موعود نہ صرف باطل بلکہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو ان نام نہاد احمدیوں (قادیانیوں) کے غلط عقائد سے بچایا جائے۔ مذاکرہ سے مفتی شبیر احمد، مولانا ادار ایم راجہ، مولانا علی بھائی احمد واعظ نے بھی خطاب کیا۔ دریں اثنا انٹر نیشنل سیرت فورم کے سیکریٹری جنرل مولانا شمس الحق مشتاق نے جامع مسجد کراؤلے اور لندن کی دیگر مساجد میں اجتماعات سے خطاب کر کے مسلمانوں کو عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

منکرین ختم نبوت اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف حضور اکرم ﷺ کی ذات پر ہے

جھوٹے مدعیان نبوت حضور اکرم ﷺ کا منصب حاصل کرنا چاہتے ہیں

ختم نبوت کانفرنس گلاسکو سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماً کرام کا خطاب

گلاسکو (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جامع مسجد گلاسکو میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد زیر صدارت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب ہوا۔ قاری عبدالمالک کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا، تحفہ قادیانیت کے مؤلف مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جھگڑا حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر ہے، مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر جھوٹے مدعی نبوت نے کوشش کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی مسند پر قبضہ کرلے اور حضور اکرم ﷺ کا رشتہ مسلمانوں سے منقطع کردے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں لکھتا ہے کہ "محمد کی دو بعثتیں ہوئیں، ایک مکہ میں اور ایک قادیان میں میری شکل میں۔" ایک جگہ لکھتا ہے کہ "قرآن مجید میں جو محمد رسول اللہ کا لفظ آیا ہے اس کا مصداق میں ہوں۔" اس کے علاوہ کئی جگہوں پر اس نے اپنے آپ کو انبیاً کرام اور محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل قرار دیا۔ اس صورت میں یہ کہنا کہ جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار مسلمان ہیں، اس سے زیادہ کھلا جھوٹ اور دھوکہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ کی ذات کو اگر ہٹادیا جائے تو دنیا کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی کو نبی یا رسول یا ظلی، بروزی نبی ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو پھر ان کی نمازیں، ذکر الٰہی، روزے کیسے قبول ہو سکتے ہیں بلکہ یہ تمام ان کے منہ پر مار دیئے جائیں گے۔ "تحریک ختم نبوت" کے مؤلف مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ایک شخص ساری رات عبادت کرتا ہو، سارا دن روزہ رکھتا ہو، ہر سال حج کرتا ہو، دن رات اس کی زبان ذکر اللہ سے تر ہو لیکن اگر وہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتا اور آپ کے بعد کسی اور شخص کو نبی کہتا ہے ایسے شخص کی عبادت قبول نہیں۔ ایسے شخص کے اگر لاکھوں پیروکار ہو جائیں تو تب بھی اس کو حق پر نہیں کہا جائے گا۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ لاکھوں افراد تھے وہ سب کے سب جہنم رسید ہوئے، دنیاوی وجاہت یا ٹی وی اور ڈش انٹینا کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرنا حقانیت کی دلیل نہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے اس سے بڑے بڑے چینل ہیں۔ مسلمانوں کی کامیابی کی سب سے بڑی دلیل حضور اکرم ﷺ سے وابستگی اور محبت ہے اور آپ کی محبت کے بغیر اسلام کی کوئی حقیقت نہیں۔ جس طرح توحید میں شراکت جائز نہیں رسالت و نبوت میں بھی شراکت جائز نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذاب سے کہا تھا کہ نبوت کے سلسلے میں ایک رتی برابر بھی تیری بات گوارہ نہیں۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کے بارے میں معمولی سا شک کرنا بھی کفر ہے اس لئے حضور اکرم ﷺ کے آخری دور میں جب اسود عنسی نے جھوٹا دعویٰ کیا تو حضور اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا کو منکرین ختم نبوت اور قادیانی جماعت اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہی ہے، جبکہ سپریم کورٹ، ہائی کورٹ، قومی اسمبلی وغیرہ نے تمام عقائد پر بحث و مباحثہ کر کے صاف فیصلہ دے دیا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ختم نبوت کانفرنس سے مولانا مفتی منیر اخون، مولانا مفتی خالد محمود، حافظ محمد عابد، محمد وسیم غزالی، قاری عبدالمالک، حافظ محمد ازہر، حافظ محمد ایوب، مفتی مقبول احمد، حافظ محمد شفیق حاجی محمد صادق، حاجی محمد صابر نے بھی خطاب کیا۔

قبل ازیں جمعیت علماً برطانیہ کے سیکریٹری اطلاعات حافظ محمد اکرم نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا سید نفیس شاہ سے ملاقات کی اور جمعیت علماً برطانیہ کی طرف سے ممکن تعاون کا یقین دلایا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک جمعیت علماء برطانیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گی۔

دریں اثنا جامع مسجد ویمبلڈن میں مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت یورپ' افریقہ اور امریکہ میں قادیانی جماعت مختلف انداز میں ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے نکال کر کفر میں داخل کردیں لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے' علماً کرام نوجوان نسل کی دین کی حفاظت کے لئے سرگرم عمل ہیں اس سلسلے میں پورے انگلینڈ میں ختم نبوت کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی عظمت کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں' عبرتناک انجام سے جھوٹے مدعیان نبوت ہر دور میں دوچار ہوئے' ختم نبوت کانفرنس بریڈفورڈ میں مولانا خواجہ خان محمد اور دیگر علماً کرام کا خطاب

بریڈفورڈ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت بریڈفورڈ میں جامع مسجد بلال میں ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' تحریک ختم نبوت کے مئولف مولانا اللہ وسایا' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اکرم طوفانی' احمد عثمان شاہد' حافظ محمد عابد' عبدالرحمن یعقوب باوانے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ آج دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں حضور اکرم ﷺ کے دین کی اشاعت نہ ہو رہی ہو۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو گمراہ کرنے کیلئے طرح طرح کی سازشیں ہو رہی ہیں اور انہی سازشوں میں جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ بھی ہے۔ مسیلمہ کذاب بھی ابتدا میں دعویٰ کرتا تھا کہ اس کا مذہب پھیل گیا ہے' لیکن آج تاریخ ان کے ذکر سے بھی خالی ہے اسی طرح موجودہ دور کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت بھی ٹی وی پر تقاریر دیکھ کر سمجھنے لگے ہیں کہ ان کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے لیکن وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ دنیا کے تمام مسلمانوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت اور اس پر یقین رکھنے والوں کو اپنی صفوں سے نکال دیا ہے اور دنیا کی یہ ظاہری چمک ان کو دھوکہ میں ڈال رہی ہے۔ اگر یہی حقانیت کی دلیل ہے تو دنیا کے تمام چینل پر تقریر ہو تو عیسائی اور یہودیوں کے چینل دنیا میں سب سے زیادہ ہیں پھر ان کا دین حق ہونا چاہئے لیکن دین کی حقانیت کا مدار حضور اکرم ﷺ سے تعلق اور رشتہ میں ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کسی طور پر اسلام کے دوست نہیں ہو سکتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ارب دس کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے جو گذشتہ سو سال سے جھوٹے مدعی نبوت کے غلط عقائد سے مسلمانوں کی حفاظت کر رہی ہے اور آج الحمدللہ دنیا کا ہر مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے قادیانی جماعت سے نفرت اور برأت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے۔ آج مسلمان اپنے لئے حضور اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت کو سب سے بڑی سعادت تصور کرتا ہے اس لئے قادیانی جماعت کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ غلط عقائد سے توبہ کر کے اسلام میں صحیح طور پر داخل ہو جائیں ورنہ قیامت میں تو جہنم ٹھکانہ' دنیا میں بھی ذلت و خواری قادیانیوں کا مقدر ہے مسلمان ان کے ساتھ میل وجول سے احتراز کریں گے۔

حضور اکرم ﷺ سے رشتہ منقطع ہونے پر اسلام کی کوئی حیثیت نہیں' نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا بھی امکان نہیں' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا راچڈیل' اولڈہم اور پرسٹن میں اجتماعات سے خطاب

راچڈیل (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' شیخ طریقت مولانا سید نفیس شاہ' مفتی منیر اخون' مفتی خالد محمود' محمد وسیم غزالی' قاری عبدالملک' سید عمران زکی' مولانا محمد طیب لدھیانوی نے الہی مسجد شیفلڈ' جامع مسجد راچڈیل' جامع مسجد اولڈہم' جامع مسجد پرسٹن' جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم میں ختم نبوت سیمیناروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس دنیا کے وجود کا سبب نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے جو سلسلہ انبیاً کرام علیہم السلام کا شروع کیا گیا اس کا مقصد بھی نبی اکرم ﷺ کے دین کی اشاعت کے لئے اس دنیا کو تیار کرنا تھا اس لئے تمام انبیاً کرام علیہم السلام نے حضور اکرم ﷺ کے آنے کی بشارت دی اور جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو تمام سابقہ ادیان اور شریعتیں اور آسمانی کتابیں منسوخ کر دی گئیں اور آئندہ کے لئے کسی قسم کی نبوت' رسالت اور شریعت کا نہ صرف دروازہ بند ہو گیا بلکہ اس قسم کا دعویٰ کرنے والوں کو شریعت نے سخت سزائیں مقرر کی گئیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد فرض قرار دیا گیا اور ایسے لوگوں کو ملت اسلامیہ سے خارج قرار دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار یہ دعوت کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا حالانکہ بھاولپور کورٹ میں' قومی اسمبلی میں' پاکستان کے تمام ہائی کورٹ' سپریم کورٹ اور افریقہ اور ماریشس کی عدالتوں میں خود قادیانی وکلا کا اقرار موجود ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ آج بھی علماً کرام دنیا کے ہر پلیٹ فارم پر یہ بات ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت اس کے دعویٰ کے مطابق اس کو نبی' مسیح موعود تسلیم کرتی ہے جو مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ کے مطابق کفر ہے اس لئے قادیانی جماعت کا اسلام کا دعویٰ کرنا کسی طور پر درست نہیں۔ اگر قادیانی اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہ کفریہ عقائد سے توبہ کریں۔ دنیا کے ایک ارب دس کروڑ مسلمان قادیانیوں

کو غلط عقائد کی وجہ سے اپنے سے الگ تصور کرتے ہیں اور ان کی اسلام دشمنی کی وجہ سے ان سے دور رہتے ہیں۔ اجتماعات سے حافظ محمد ازہر' پیر محمد انور' جمعیت علماء برطانیہ کے سیکریٹری اطلاعات حافظ اکرام' مولانا شمس الرحمن طارق' قاری محمد ادریس' احمد واعظ' مولانا محمد ایوب' مولانا فضل رحیم نے بھی خطاب کیا۔

جھوٹے مدعیان نبوت کے دین کا مدار جھوٹ پر ہوتا ہے' مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا اللہ وسایا کا خطاب

ایڈنبرا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' تحریک ختم نبوت کے مؤلف مولانا اللہ وسایا' مولانا نذیر احمد تونسوی' حافظ محمد عابد' حافظ احمد عثمان شاہد نے ایڈنبرا میں "ختم نبوت کا طرز عمل" کے موضوع پر علماء کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جھوٹے مدعیان نبوت اپنے دین کی بنیاد جھوٹ پر قائم کرتے ہیں اور ان کا سب سے بڑا جھوٹ حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ ہوتا ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ایسے لوگوں کے لئے کذاب اور دجال کا لفظ استعمال کیا ہے اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تلقین کی ہے' پھر وہ اپنے اس جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے جھوٹی پیشگوئیاں اور جھوٹی بشارتیں دیتے ہیں جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ جھوٹی ثابت ہوتی ہیں۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کو دیکھیں تو حقیقت اور جھوٹ واضح ہو جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے مسجد عمر برمنگھم میں ختم نبوت کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جھوٹے مدعیان نبوت کی اسلام دشمنی کا آغاز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور سے شروع ہو گیا تھا اور مسلمان اس وقت سے ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے اپنے ایمان کی حفاظت کر رہے ہیں الحمد للہ گزشتہ سو سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھوٹے مدعی نبوت اور اس کی جماعت کی لادینی سرگرمیوں سے مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے کوشاں ہے اور گزشتہ دو ماہ سے انگلینڈ' جرمنی' بلجیم' امریکہ میں علماء کرام ایک ایک مسجد میں جا کر لوگوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کر رہے ہیں۔ اجتماع سے حاجی معصوم' مولانا محمد سلیم' مولانا عزیز الرحمن توحیدی نے بھی خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے نگران مولانا منظور احمد الحسینی نے لندن کی مختلف مساجد کے علماء کرام سے گفتگو کرتے ہوئے اس ضرورت پر زور دیا کہ آج عیسائیت' یہودیت' قادیانیت اور دیگر تمام لادینی قوتیں متحد ہو کر اسلام' عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف مصروف عمل ہیں' نوجوان نسل کو اسلام کے نام پر غلط عقائد اور گمراہ کن تعلیمات دی جا رہی ہیں' اس لئے مسلمانوں کے دین کی حفاظت کے لئے حضور اکرم ﷺ سے اپنا رشتہ مضبوط کر کے عقیدۂ ختم نبوت کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے۔ اس موقع پر مولانا ہارون گجراتی' مولانا محمد اسمٰعیل' مفتی مصطفیٰ' مولانا عزیز الرحمن' مولانا شمس الحق مشتاق' مولانا شمیم' مولانا عزیز الحق نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

منکرین ختم نبوت کی لادینی سرگرمیوں سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ختم نبوت اجتماعات سے خطاب

شیفلڈ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر' تحفہ قادیانیت کے مؤلف مولانا محمد یوسف لدھیانوی' شیخ طریقت حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' مفتی منیر الزمان' قاری عبدالملک' مفتی خالد محمود' مولانا محمد طیب لدھیانوی نے مکی مسجد' مدنی مسجد' انڈسٹریل مسجد میں ختم نبوت مذاکروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ منکرین ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت خاص کر مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کو جتنا نقصان پہنچایا' اتنا نقصان عیسائیوں اور یہودیوں سے نہیں پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور دیگر لادین قوتیں خود سامنے آکر اسلام اور مسلمانوں پر حملہ آور نہیں ہوتیں کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں جذبہ جہاد پیدا ہوتا ہے بلکہ وہ ان کو اپنا آلہ کار بنا کر اسلام کو مٹانے کی کوشش کرتی ہیں اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ منکرین ختم نبوت کی ارتدادی سرگرمیوں کا اسی انداز میں توڑ کریں جس طرح یہ گمراہ فرقہ تبلیغی سرگرمیاں اختیار کرتا ہے' خاص کر موجودہ دور میں اخبارات' رسائل' کمپیوٹر' انٹرنیٹ' ڈش انٹینا کے راستے سے اسلام کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کا موثر جواب دینا موجودہ وقت کی ضرورت ہے۔ قبل ازیں مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور سید نفیس شاہ صاحب کو جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم کے رئیس مولانا محمد کمال نے بتایا کہ ایک غیر آباد علاقے میں پاکستانی مسلمانوں نے اپنے بچوں کے دین کی حفاظت کے لئے اپنی مدد آپ کے تحت مدرسہ قائم کیا اور الحمد للہ کچھ ہی عرصہ میں مدرسہ نے کافی ترقی کر لی اور اس وقت اس مدرسہ میں ۲۰۰ سے زائد طلباء درجہ حفظ سے لے کر درس نظامی کی تکمیل' دورہ حدیث تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انگلینڈ کے علاوہ' بائیس ممالک کے بچے زیر تعلیم ہیں اور یہ مدرسہ یورپ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک دینی قلعے کی حیثیت رکھتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جامعہ اسلامیہ کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ شیفلڈ کے اجتماعات سے مولانا عبدالقادر' مولانا محمد اسلم میرپوری' مولانا محمد حیات خان' قاری رستم صاحب' مولانا محمد فاروق' قاری محمد ارشد' پیر محمد انور' حافظ محمد ازہر وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔

بقیہ: خودکشی

ہوٹلوں بازاروں اور مسافروں سے کھچا کھچ بھری ٹرینوں میں بم دھماکے' اگر مسلمانوں کا مقصد عیسائیوں پر جھوٹے مقدمات بنوا کر پھانسی لگوانا ہی ہوتا تو کیا مذکورہ بالا جرائم میں سے کوئی الزام لگا کر عدالتوں میں گھسیٹا نہیں جا سکتا؟ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا' اس لئے کہ مسلمان پاکستانی مسیحیوں کو اپنے بھائی تصور کرتے ہیں' اور انہیں تنگ کرنا نہیں چاہتے بلکہ عیسائیوں کی مذہبی آزادی اور جان و مال کی حفاظت ہم مسلمانوں کے ذمہ ہے' مسیحیوں کو بھی اپنے مسلمان بھائیوں سے تعاون کر کے ملک عزیز پاکستان کو مضبوط بنانا چاہئے۔

REGD. NO. SS-160

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان